صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 03 جون 2003ء بمطابق 02 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

الٓر ۚ كِتٰبٌ أَنزَلْنٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلٰى صِرٰطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِO اللّٰهِ الَّذِى لَهُۥ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍO الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْأٰخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولٰٓئِكَ فِى ضَلٰلٍ بَعِيدٍO وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(ترجمہ): الرا۔ (یہ) ایک (پُرنور) کتاب (ہے) اس کو ہم نے تم پر اس لیے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ (یعنی) ان کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل تعریف (خدا) کے رستے کی طرف۔ وہ خدا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور کافروں کیلئے عذاب سخت (کی وجہ) سے خرابی ہے۔ جو آخرت کی نسبت دنیا کو پسند کرتے اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکتے اور اس میں کجی چاہتے ہیں۔ یہ لوگ پرلے سرے کی گمراہی میں ہیں۔ اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ انہیں (احکام خدا) کھول کھول کر بتادے۔ پھر خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: قلب حسن کو کل میں نے موقع نہیں دیا تھا، لہذا میں قلب حسن کو فلور دے رہا ہوں۔

سید قلب حسن: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب! پرون ما څه ګزارشات کولو خو هغه حالات داسې جوړ شوې وو۔ ډسټرکټ کورټ کوهاټ کښې څه ویکنسیانې راوتې وے، هغه ټول صوبه سرحد کښې هغه ویکنسیانو باندې انټرویوګانے اوشولو او هغه کوهاټ کښې چه کوم انټرویو وه، هغه نه مخکښې، یو درے ورځے مخکښې ما Statementورکړے وو چه کوهاټ کښې به ایک نه نوګریډ پورے لوکل ډومیسائل باندې خلق بهرتی کیږی۔ فوراً هغه Second day باندې هغه انټرویو Cancel شوله ـ جناب سپیکر، زما نوټس کښې دا هم راغلې دی چې هغه ویکنسیانو باندې Advance کښې ساټھ ساټھ ہزار، اسی اسی ہزار روپے اغستلې شوې دی۔ جناب سپیکر، دے کښې چونکه زه هغه حلقے سره تعلق لرمه، ما ته دا هم پته لګیدلے وه چې په دے مسئلے باندې د ډسټرکټ سیشن جج څه پاسه عدالت سره Disputeهم دے او نهایت افسوس سره دا خبره کومه چې All of a sudden telephonically هغه جج هغه ځائے نه ټرانسفر شو ټانک ته۔ نن، د شریعت بل پاس کیدو نه بعد نن پهلا ورځ ده،د شریعت معنی ده عدل، انصاف او حق، زه په دے شی افسوس کومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! داسې چل دے۔ تاسو مخکښې دا اوګورئی کنه چې آیا د لته ئے تاسو Conduct discuss کولے شئی۔

سید قلب حسن: زه Short کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ګوره زه خبره کومه، مطلب دا دے عدالت دغه باندې نه شې کیدې، زه خبره کوم کنه۔

سید قلب حسن: زه ویکنسیانو باندې راځم ـ

جناب سپیکر: نه جی، د ټرانسفر او د پوسټنګ دا د هغوې Prerogative دے او د هغوی دائره اختيار کښې دے۔ د هر يو Institution خپل خپل يعنی مطلب دا دے Parameter دے، په هغې کښې به د ننه کار کوی۔

سید قلب حسن: ټهيک شو جی، بالکل هغه منمه خو دا ځائے کښې دا کوئسچن کومه چې دا ما کوهاټ والا ويکنسيانے، دے باندې انټرويو ولے او نه شوه ؟زه ستاسو په وساطت سره چيف منسټر ته هم او ګورنر سرحد ته هم دا ريکويسټ کوم چې د دوئ انکوائری اوکړی چې په ټولو ضلعو کښې بهرتيانے اوشوې، دے کوهاټ کښې ولے اونه شوې؟

جناب سپیکر: جی۔انور کمال خان،انور کمال۔

جناب انور کمال خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔میں کچھ Apprehension بتاناچاہتاہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: انور کمال خان تاسو ته چئيرمين وئيلے دے، زه خو نه پوهيږم دا سينيټ دے که څه دے ؟

جناب سپیکر: تاسو د عبدالاکبرخان په خبره باندې پوهيه شوئی، وائی تاسو ته ئے چئيرمين اووئے۔

جناب انور کمال خان: دا څه شې جی؟ نو زه ډير مشکور يمه۔چې دا زه ئے د وخت نه مخکښ چئيرمين جوړ کړمه جی۔ دا ښه خبره ده جی۔

(قہقہے)

ایک آواز: آپ نے چیئرمین کالفظ استعمال کیاہے۔

جناب انور کمال خان: ښه ښه ، Sorry جی، I am sorry, I thought چې دوی ما ته اووئيل چې ته چئيرمين ئے۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: جی!

جناب انور کمال خان: میں عرض کرناچاہتاہوں کہ کچھ عرصہ سے جو ہم اخباروں میں پڑھ رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں یا جو بادل ہمارے سروں پہ منڈلارہے ہیں، میں بحیثیت ایک ممبر، بحیثیت ایک

Representative یہ ضرور محسوس کرتا ہوں کہ ان اسمبلیوں میں الحمدللہ یہ ہماری تیسری، چوتھی بار ہے کہ ہم آرہے ہیں اوراس میں شک نہیں ہے کہ ہمارے صوبہ سرحد کی نسبتاً باقی علاقوں کے اپنی روایات ہیں، چاہے جتنے بھی اختلافات کیوں نہ ہوں لیکن پھر بھی ہمارے ہاں اپنی Customs ، اپنی Traditions اور اپنی Precedents یہاں پہ رہی ہیں اور ہم نے کبھی بھی مرکز کو یا دوسرے صوبوں کو یہ باور نہیں کروایا کہ ہمارے مابین اتنے اختلافات ہیں اور وہ اختلافات اتنی پیچیدگیوں کی طرف جارہے ہیں کہ جس سے خدانخواستہ Dead lock create ہو جائے۔ الحمدللہ ہماری یہ روایات ہمیشہ سے رہی ہیں لیکن پچھلے کچھ عرصہ سے جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت وقت کو اور تمام جتنے بھی ہمارے ساتھی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، باوجود اس کے کہ ہم ہر مرحلے پہ حکومت کا ساتھ دیتے ہیں اور یہ پھر بھی ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ہر ایسے مسئلے پہ حکومت کی راہنمائی کریں جس سے خدانخواستہ اس ادارے کو، اس صوبے کو، اس پارلیمان کو آنے والے وقتوں میں کوئی نقصان پہنچے اور اسی سلسلے میں میرا اشارہ ان تمام اقدامات کی طرف ہے، چاہے وہ اقدامات آپ ضلعی ناظمین کے خلاف اٹھا رہے ہیں، چاہے آپ یہاں پہ کسی قسم کی کوئی قانون سازی کر رہے ہیں، چاہے آپ پوسٹنگز یا ٹرانسفرز وغیرہ کر رہے ہیں، چاہے آپ حکومت کی طرف سے کوئی پالیسیز دے رہے ہیں، چاہے آپ Sign boards اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک رہے ہیں لیکن ان تمام چیزوں کو اگر آپ اکٹھا کر کے دیکھ لیں اور اس کو آپ ایک Angle سے دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ مرکز آج آپ کے ان اقدامات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھ رہا اور ہم نے کلہاڑی اٹھا کر خود اپنے پاؤں پہ مارنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور ہمیں یہ احساس بھی ہے، حکومت وقت کو بھی اس چیز کا احساس ہے لیکن پھر بار بار ہم وہی غلطیوں پہ غلطیاں دوہرا رہے ہیں اور اگر ہم نے اپنی Tendency ، اپنی پالیسی اور اپنا قبلہ درست نہیں کیا تو جناب والا، میں یہ سمجھتا ہوں، ہم تو ان چیزوں کے عادی ہیں، ہم نے تو آج تک، 1985ء سے لیکر آج تک کبھی اسمبلیوں کو اپنی مدت پوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن یہ جو ہمارے بھائی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ اس طرف ہیں، چاہے، وہ اس طرف ہیں، وہ کیا سبق ہمارے اس پارلیمان کے ان لوگوں سے لیں گے جو کہ ان اسمبلیوں میں بوڑھے ہو گئے ہیں، وہ کیا تاثر ہم سے لیں گے اور ہم ان کو کیا سکھانے والے ہیں کہ اس سے پہلے اسمبلیوں کی عمریں ڈیڑھ سال، ڈھائی سال

اور دو سال رہی ہیں؟ کیا ان کو ہم یہ سبق دے رہے ہیں کہ ہماری اس اسمبلی کی عمر چھ ماہ ہو گی خدانخواستہ؟اس میں کوئی ایسی قباحت نہیں جس سے آج بھی ہم منہ نہیں موڑ سکتے، آج بھی ہم اپنے قبلے درست کر سکتے ہیں۔ کل کے اس واقعے سے آپ اندازہ لگائیں، اگر ضلعی ناظمین کے خلاف کوئی قدم اٹھانا ہو تو اس اسمبلی میں جتنے اختلافات میرے اپنے علاقے کے ضلعی ناظمین سے ہیں، شاید ہی کسی کے اتنے اختلافات ہوں لیکن آج تک میری زبان سے اپنے ضلعی ناظمین کے بارے میں آپ نے ایک لفظ تک نہیں سنا ہو گا (تالیاں) اس لئے کہ میں اپنے آپ میں یہ ہمت رکھتا ہوں کہ اگر میں نے ان کے ساتھ جو کچھ بھی کرنا ہے تو میرے لئے اکھاڑہ اور میدان لکی کا ضلع ہے۔ میں وہ اکھاڑہ اسمبلی میں کھینچ کر نہیں لانا چاہتا۔ اگر میں انہیں برداشت کر سکتا ہوں، تو پھر میں آپ سے بھی یہی استدعا کرتا ہوں کہ خدارا آج اللہ تعالٰی نے آپ کو یہ موقع دیا ہے، آج آپ اقتدار کی کرسی پہ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے بالاتر ہونا چاہیئے آپ کو کسی کے خلاف ذاتی عداوت نہیں کرنی چاہیئے جس کی وجہ سے آج مرکز کے جو بیانات آرہے ہیں اور اوپر سے ہمیں پھر اس بات پہ بھی بڑا افسوس ہوتا ہے کہ کچھ ایسے بیان بھی آجاتے ہیں کہ ایک فرد واحد کی نہیں اس تمام Institution کی دل آزاری ہوتی ہے، آج آپ دیکھیں کہ مرکز میں کیا ہو رہا ہے؟ وہ Writing on the wall، وہ نوشتہ دیوار پہ جو کچھ لکھا جا رہا ہے I can very easily read that. وہ ہمیں نظر آرہا ہے۔ خدارا آج اگر مرکز مجبور ہو، وہ کہتے ہیں کہ آپ کا تنظیمی ڈھانچہ Change کر رہے ہیں تو کیا آپ اس سے بھی نہیں سمجھ سکتے کہ مرکز کی طرف سے یہ اشارے کیوں آپ کی طرف آرہے ہیں؟ کل یہ لوگ جنہوں نے ہمیں منتخب کر کے ان اسمبلیوں میں بھیجا ہے، وہ ہم سے کیا توقع رکھیں گے کہ ان اسمبلیوں میں ہمارے آنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم خود اسمبلیوں کی Dissolution کا سبب Provide کریں، اس کے لئے اسباب بنیں؟

(تالیاں) تو کل ہم ان لوگوں سے کیا کہیں گے؟ کل ان لوگوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ہمیں کہیں کہ آپ ان اسمبلیوں کے قابل نہیں ہیں، آپ اسمبلیوں میں جانے کے قابل نہیں ہیں۔ لہٰذا جناب والا، میں معافی چاہتا ہوں اگر میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور کمال خان! میرے خیال میں آپ اس معزز ایوان کے اختیارات کو کسی اور کو دینے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ یہ تو Prerogative ہے، یہ صوبائی خود مختاری ہے۔ اس پہ آجائیں کہ باہر سے جو مداخلت ہو رہی ہے۔

جناب انور کمال خان: میں جناب والا، کسی کو اختیارات دینے کے حق میں نہیں ہوں۔ خدا کے فضل سے اگر آج آپ مرکز سے ٹکر لینے کے لئے تیار ہیں تو انور کمال سب سے پہلے آپ کے ساتھ آگے آگے ہو گا۔ آپ آئین آپ پہلے ایل ایف او کے بارے میں بات کریں، آپ جمہوریت کے بارے میں بات کریں۔ ہم ہر موقع پہ آپ کے ساتھ ہوں گے، ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب

جناب انور کمال خان: لیکن میری مراد یہ ہے کہ جس چیز کو ہم Avoid کر سکتے ہیں، خدارا آپ اس کو Avoid کریں۔ میں ڈرانے دھمکانے والی بات نہیں کرتا ہوں۔ مجھ پر کیا فرق پڑتا ہے، اگر آپ سب اس چیز پہ راضی ہیں کہ یہ اسمبلیاں ٹوٹیں، یہ حکومتیں گریں تو انور کمال کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ ایک فرد واحد کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! جو انور کمال صاحب نے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر! اگر ہم ناحق کو اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ ہماری ممبری ختم ہو جائے تو ہم ایسی ممبری پر لعنت بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر: مجاہد صاحب! جی سردار ادریس صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ہم حق بات کریں گے چاہے ہم ایک دن رہیں چاہے ایک سال رہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جو انور کمال صاحب نے بات کی، یہ ہمارے بزرگ ہیں، Senior parliamentarian ہیں، ان کی تجویز سر آنکھوں پر لیکن یہ ساری کل جو گفتگو ہوئی ہے وہ Constitution کے مطابق ہوئی ہے، رولز کے مطابق ہوئی ہے، قانون کے مطابق ہوئی ہے۔ ہمارا

ایک بھی کوئی ایکشن، ہمارا ایک بھی کوئی عمل ذاتی عداوت پر یا مخاصمت پر مبنی نہیں ہے، کسی کدورت کے باعث نہیں ہے، بلکہ ہم اور آپ سب پبلک فنڈز کے امین ہیں، ہم امانت دار ہیں، ہم کس طرح سے بھی اپنی آنکھوں کے سامنے اس صوبے کو لوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اس سے پہلے 54 سال سے یہاں پر جو کچھ ہوتا رہا ہے، میں اس کی طرف نہیں جاتا۔

جناب انور کمال خان: جناب والا! جہاں پہ ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں، وہاں پہ آپ ان کی طرف دیکھ بھی نہیں سکتے جہاں پہ ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں آپ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں جہاں پہ کوئی ڈاکے نہیں ڈال رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب حفیظ اللہ خان: جو ڈاکے ڈال رہے ہیں، وہ سارے ہاؤس کو پتہ ہے، سب کو پتہ ہے۔ یہ Open secret ہے۔

(قطع کلامیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 160 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، ایم پی اے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہو رہی تھی اس پہ اگر آپ تھوڑا سا ٹائم دے دیتے تو پھر۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کل آپ اس پر ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: نہیں سپیکر صاحب، صوبے کے مفاد کی بات کر رہے ہیں۔ جناب! یہ کسی فرد کے مفاد کی بات نہیں کر رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ایسی پالیسیز Adopt کی جائیں کہ مرکز کے ساتھ تناؤ جو ہے وہ کم ہو اور صوبے کے عوام ترقی کر سکیں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: Absent, it lapses سوال نمبر 215

جناب مشتاق احمد غنی: اگر آپ دو دو منٹ دے دیں اس پر بات کرنے کے لئے۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔
جناب مشتاق احمد غنی: تو اپوزیشن کا کام یہی ہے کہ گورنمنٹ کو کوئی گائیڈ لائن فراہم کرسکے۔
جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔ کوئسچن نمبر 215 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔(Absent, it lapses) کوئسچن نمبر 249 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب (Absent, it lapses) کوئسچن نمبر 382، امیر زادہ خان صاحب۔
محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! وہ دعا کے لئے کچھ کہہ رہے ہیں۔ پلیز ذرا سن لیجئے گا۔ دعا کے لئے بات ہو رہی ہے۔
شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! وہ جو کچھ انور کمال صاحب نے کہا ہے، وہ کوئی سمجھنے کی کوشش کریں تو بڑی اچھی بات ہوگی۔ میں صرف یہ گزارش کر رہا تھا کہ جناب عنایت اللہ خان صاحب کی Sister وفات پا چکی ہیں، ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
جناب سپیکر: مولانا عبدالرزاق صاحب، دعا فرمائیں۔

(اس موقع پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: امیر زادہ خان صاحب۔
جناب امیر زادہ: کوئسچن نمبر 382 جناب سپیکر! یہ (ج) کا جواب ملا ہے، میں اس سلسلے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک تو اس میں پوری تفصیل نہیں دی گئی اور یہ جتنا غیر متعلقہ لوگوں نے ان عمارتوں پے قبضہ کیا ہوا ہے، پہلی بات تو یہ کہ محکمے نے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: Sorry جی۔ یہ کوئسچن نمبر 282 ہے شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب 382 نہیں ہے، 282 ہے۔
* 282 _ شہزادہ محمد گستاسپ خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں مختلف مقامات پر ہر سال شجر کاری کرتی ہے،
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i)۔ پچھلے پندرہ (15) سالوں میں کتنے رقبہ پر شجر کاری کی گئی ہے، نیز کن کن مقامات پر کس قسم کے پودے لگائے گئے ہیں،

(ii) آیا مذکورہ شجر کاری کی تصدیق کسی دوسرے ذرائع سے کی گئی ہے،

(iii) مذکورہ شجر کاری پر کل کتنا خرچہ کیا گیا ہے نیز دوسرے اداروں و بیرونی ممالک سے امداد حاصل کی گئی ہے

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) (i) پچھلے پندرہ سالوں میں 460.698 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی گئی ہے۔ مقامات اور اقسام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(ii) ۔ مذکورہ شجر کاری کی تصدیق ملکی اور امداد دینے والے غیر ملکی ذرائع سے کی گئی ہے۔

(iii) ۔ مذکورہ شجر کاری پر پچھلے پندرہ سالوں میں 487 ملین روپیہ خرچ ہوا ہے جس میں غیر ملکی امداد بھی شامل ہے۔ اس طرح 1,000 روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے خرچ ہوا ہے جو حکومت کے منظور شدہ ریٹوں کے مطابق ہے اور مناسب ہے۔

شجر کاری کے رقبے اور پودوں کے اقسام

نمبر شمار	نام فارسٹ سرکل	رقبہ جس پر شجر کاری کی گئی (ایکڑوں میں)	اقسام پودہ جات
1	ایبٹ آباد (سابقہ ہزارہ ڈویژن	83713	چیڑ۔ گوند۔ کیکر۔ دیار۔ بیاڑ۔ فر ۔اخروٹ۔ پھلائی۔
2	واٹر شیڈ (سابقہ ہزارہ ڈویژن) اور اضلاع شانگلہ و بونیر (سابقہ ملاکنڈ ڈویژن)	174.105	ایضاً
	سدرون سرکل (سابقہ پشاور۔ مردان) کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈی آئی خان۔ ڈویژن ہائے	67054	گوند۔ کیکر۔ شیشم۔ سنتھ ۔وغیرہ

ملاکنڈ(سوات۔دیر۔شانگلہ۔چترال۔بونیر۔

ملاکنڈ	135826
	دیار۔بیاڑ۔فر۔اخروٹ۔گوند۔وغیرہ
کل رقبہ	460498

قاری محمد عبداللہ: ډاکټر په سوال باندې زما جي ضمنی سوال وو یو۔

جناب سپیکر: د چا ؟

قاری محمد عبداللہ: د ډاکټر صاحب سوال باندې۔

جناب سپیکر: هغه خو پیش نه شو کنه۔ هغه خو Lapseشو۔ چې پیش نه شې، په هغې باندې نه کیږی۔ او۔شهزاده محمد گستاسپ خان صاحب،۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں آپ؟

قائد حزب اختلاف: جی جناب۔

جناب سپیکر:اچھا۔تھینک یو، (تالیاں) کوئسچن نمبر382،ڈاکٹر سیمین محمود جان صاحبہ۔

* 382 _ ڈاکٹر سیمین محمود جان: کیاوزیرٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)آیایہ درست ہے کہ حکومت نے پشاور سے مختلف شہروں کو چلنے والی گاڑیوں کے لئے کرایہ مختص کیا ہے،

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کرایہ فی کلومیٹر کے حساب سے مختص کیاجاتاہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ حکومت اس سلسلے سے کرایہ نامہ جاری کرتی ہے جو گاڑی میں آویزاں کرنا لازمی ہوتاہے،

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ حکومت نے پشاورتاہری پور،ایبٹ آباداورمانسہرہ کی طرف چلنے والی گاڑیوں کا کرایہ نامہ جاری کیاہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بالا شہروں کا موجودہ کرایہ نامہ بمعہ نوٹیفکیشن فراہم کیا جائے،

<u>جناب سراج الحق (سینیر وزیر خزانہ، ماحولیات وٹرانسپورٹ):</u> (الف) جی ہاں

(ب) جی ہاں

(ج) جی ہاں

(د) جی ہاں

(ہ) پشاور تا ہری پور، ایبٹ آباد اور مانسہرہ کا کرایہ حکم نامہ بمورخہ 14-2-2002 کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ جس کی نقل درج ذیل ہے۔

کرایہ نامہ برائے پشاور مانسہرہ روٹ

مقامات	فاصلہ	ڈیزل نرخ کرایہ فی کلومیٹر فی سواری			کرایہ
پشاور تا مانسہرہ	217 کلومیٹر	21.00	0.38	=038x217	82.46 روپے
=	=	21.50	0.39	= 0.39x217	84.63
=	=	22.00	0.40	= 0.40x217	86.08
		22.50	0.41	= 0.41x217	88.97
		23.00	0.42	= 0.42x217	91.14
		23.50	0.43	= 0.43x217	93.31
		24.00	0.44	0.44x217	95.48
		24.50	0.45	0.45x217	97.65
		25.00	0.46	0.46x217	99.82

کرایہ نامہ برائے پشاور ایبٹ آباد

مقامات فاصلہ ڈیزل نرخ کرایہ فی کلومیٹر فی سواری کرایہ

پشاورتاایبٹ آباد	193کلومیٹر	21.00	0.38	= 0.38x193	73.34روپے
		21.50	0.39	= 0.39x193	75.27
		22.00	0.40	= 0.40x193	77.2
		22.50	0.41	= 0.41x193	79.13
		23.00	0.42	= 0.42x193	81.06
		23.50	0.43	= 0.43x193	82.99
		24.00	0.44	= 0.44x193	84.92
		24.50	0.45	= 0.45x193	86.85
		25.00	0.46	=0.46x193	88.78

کرایہ نامہ پشاور کاہری پور

مقامات	فاصلہ	ڈیزل نرخ	کرایہ فی کلومیٹر فی سواری		کرایہ
پشاورتاہری پور	156کلومیٹر	21.00	0.38	= 0.38x156	59.28
		21.50	0.39	= 0.39x156	60.84
		22.00	0.40	= 0.40x156	62.40
		22.50	0.41	= 0.41x156	63.96
		23.00	0.42	= 0.42x156	65.52
		23.50	0.43	= 0.43x156	67.00
		24.00	0.44	= 0.44x156	67.64
		24.50	0.45	= 0.46x156	70.2

71.79	= 0.46x156	0.46	25.00		

ڈاکٹر سیمین محمود جان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب۔ میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں صرف یہ میری گزارش ہوگی On the floor of the House to the Minister for Information کہ یہ جو کرائے ہیں، منسٹر صاحب، جو پشاور سے ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور تک ہیں، اگر وقتاً فوقتاً ٹی وی اور ریڈیو پر ان کی Display کی جائے تاکہ عوام کو ان کے بارے میں اطلاع ہو اور دوسری میری، سنئیر منسٹر صاحب نہیں ہیں، لیکن منسٹر فار لوکل گورنمنٹ ہیں کہ جو بسوں کے اڈے ہیں اور جو ویگنوں کے اڈے ہیں، ان میں بھی یہ جو کرائے ہیں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! سپلیمنٹری کوئسچن اگر ہو تو آپ پوچھیں۔

ڈاکٹر سیمیں محمود جان: نہیں، میں تو مطمئن ہوں لیکن کچھ تجاویز دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بس جب مطمئن ہیں۔ تو Next۔

ڈاکٹر سیمیں محمود جان: اس کے ساتھ Suggestions ہیں۔

Mr. Speaker: Next, Next.

ڈاکٹر سیمیں محمود جان: بڑی Important suggestions ہیں۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوئسچن نمبر 296 سعید گل صاحب، ایم پی اے۔

* 296 _ جناب سعید گل: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے محکمہ جنگلات میں فیلڈ سٹاف یعنی فارسٹ گارڈ/فارسٹروں کی تعداد انتہائی کم ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی تقریباً پچیس (25) فیصد فیلڈ سٹاف کو ضلعی حکومتوں میں تعینات کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو مذکورہ سٹاف کی اشد ضرورت ہے؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کو تنخواہ صوبائی حکومت (محکمہ جنگلات) ادا کرتی ہے;

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ فیلڈ سٹاف کو دوبارہ محکمہ جنگلات میں واپس لانے کے لئے اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے;

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) یہ درست ہے کہ تعداد ضرورت سے کم ہے۔

(ب): 1.7.2001 کو ڈیولیشن پلان پر عمل درآمد سے فیلڈ سٹاف کے بارے میں درج ذیل صورت پیدا ہوئی۔

نام آسامی	کل تعداد	تعداد جو ضلعی حکومت کو دی گئی۔	تعداد سرپلس پول میں بھیجی گئی۔	بقایا جو محکمہ کے پاس رہا
ڈپٹی رینجر فارسٹر فارسٹ گارڈ	34 358 1443	30 48 159	- 29 123	4 1 281 -
ٹوٹل	1835	239	152	1446

لہذا یہ کہنا درست ہے کہ کافی سٹاف ضلعی حکومتوں میں تعینات کیا گیا ہے۔

(ج): یہ درست ہے۔

(د): یہ درست نہیں ہے۔ ان کی تنخواہ متعلقہ ضلعی حکومتیں ادا کرتی ہیں۔

(ہ): فی الحال اس بارے میں کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے ہیں، البتہ یہ مسئلہ زیر غور لایا جاسکتا ہے۔

جناب سعید گل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 296د دې دوو سوالونه جوابونه غلط دی۔ یو چې دوی دا (ب) کوم ورکړے دے، دا ټهیک نه دے، بل جی په (د) کښې دوئی دا خبره کوی چې دا درست نه ده چې دا تنخواه دوئی ته ضلعی حکومتونه ورکوی، خو دا خبره بالکل غلطه ده دوی ته تنخواګانے باقاعده زمونږ صوبائی حکومت ورکوی او هلته پیسې لیږی او هغوې صرف تقسیموی دا هم غلطه ده جی بل په (ہ) کښې دا سې ده چې دوی چې

فی الحال د دې راوستو هیڅ دغه زیر غور نشته دے ، رواستې کیږی خو اقدامات نشته، نو جی دا بالکل غلطه ده دوی چې داکوم خلق ضلعی حکومتونو له ورکړے دی، هغلته دوی بالکل بیکاره، بیروزګاره ناست دی، هیڅ فنکشن، څه رول ئے نشته دے که دا خلق محکمے ته واپس راشې نو یو فارسټ ګارډ 4200ایکړ رقبه چې کوم ده، د دې تحفظ، هغه ذمه داری اغستے شی او هغه کولے شې نو هلته هیڅ رول ئے نشته ضلعی حکومتونه بالکل دا نه غواړې چې دا خلق دے هغوې سره وی مونږ ورله تنخواګانے ورکوؤ، مونږ ورته بے منتې کوؤ، پکار داده چې دا خلق بیرته سره د خپلو پوسټونو خپلې محکمې ته راشې او چې کوم کار چې په ضلع کښې، حکومت کول غواړې نو دا کار د ډیپارټمنټ د طرفه هم کیدے شی نو هلته هغه خلق بیروزګاره ناست دی۔ لهذا فوری طور دے دا خلق خپلو محکمو ته واپس راشې۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر !زما یو ضمنی سوال دے په دے باره کښې۔

جناب سپیکر: جی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: زه دا تپوس کول غواړمه چې دا جنګلات چې دی چې دا صوبائی سبجیکټ دے که نه دا ضلعی حکومتونو سره دی؟

وزیر صحت: On behalf of Minister for Forest بسم اللہ الرحمن الرحیم۔د جمشید خان صاحب د خبرې وضاحت اول کوم چې دا په Devolved offices کښې شمار دی۔ جنګلات چې دی نو دا په Devolved offices کښې شمار دی او دا د Devolution لاندې ډسټرکټس ته تلے دی۔ او۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: دا Devolved نه دے سوری، فارسټ ډیپارټمنټ Devolved ډیپارټمنټ نه دے جی۔

آوازیں: نه دے جی۔

جناب سپیکر: څه روستو به دوی معلومات اوکړی نو روستو به اووائی فریش انفارمیشن دی منسټر صاحب ته معلومات نشته۔ جی د سعید ګل صاحب سپلیمینټری کوئسچن په باره کښې۔

وزیرصحت: سعید گل صاحب د (ب) پہ بارہ کبنې چې کوم دغه کړے دے چې دا Figures غلط دی نو Figures کبنې څه Clerical mistake وو ما او سیکرټری فارسټ پکبنې سحر کبنی ناستلے یو۔ زه فریش انفارمیشن دوی ته ویمه دا فراسټرز چې دی نو 358 ئے کل تعداد دې، تعداد ضلعی حکومت له چې کوم ورکړے شوې دی، هغه 48 دی او سرپلس 29 دی، 281 چې دی نو دا محکمے سره باقی پاتے شوی دی بیا فارسټ ګارډ چې دی نو 1443 دی، 159ضلعی حکومتونو ته ورکړے شوې دی، 123چې دی نو دا سرپلس دی او 1161 د محکمې سره بقایا دی۔دا د Figures لکه دوباره چې مونږه پرے کیناستلو د ډیپارټمنټ سره بیګا نو هغې نه دا فریش یعنی نوے دغه راوتو څه معمولی معمولی دغه پکبنې شوې وو د (ب) متعلق چې دوی دا خبره کومه کړے ده چې یره دا ضلعی حکومتونه تنخواه نه ورکوی، صوبائی حکومت تنخواه ورکوی، بنیادی خبره داده چې کوم دغه ملازمتونه ضلعی حکومت ته شفټ شو، هغوې ته حواله شو نو حقیقت خو دادے چې ضلعی حکومتونو سره څومره ډیپارټمنټس دی، د هغوی ټولو تنخواه د صوبائی حکومت نه ځی خو ورځی د ډسټرکټ چې کوم فنډ دے، د هغې چې کوم اکاؤنټ دے، هغې ته ځی نو هغې نه بیا ادا کیږی د دې مطلب دادے چې پیسې خو حقیقت دادے چې صوبائی حکومت نه ځی خو دا د هغوې د هغه فنډ نه د هغوې د هغه اکاؤنټ نه چې هغې ته، سردار ادریس ته به اووایو چې اکاؤنټ نمبر 4ورته وائی، هغې نه دا هغوې ته ریلیز کیږی او د دوی دے خبرې سره زما اتفاق دے چې دا هغوې هلته ضلعی حکومتونو سره هسې دی او دا صوبائی حکومت لکه څه رنګه چې مونږه په دے آخری جواب کبنې لیکلی دی چې دا زمونږه زیر غور ده، د واپس د دوی د اغستو دا خبره۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر228م جناب فرید خان صاحب ۔

* 228 _ جناب فرید خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے1993 سے جنگلات کی کٹائی پر پابندی لگائی ہے;

(ب): آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں جنگلات میں%60 عوام کااور%40 حکومت کا حصہ ہے;

(ج): آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر بالا کے لوگوں کا واحد ذریعہ معاش جنگلات سے وابستہ ہے;
(د): آیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلات پر کٹائی کی پابندی سے علاقہ کے عوام کے روزگار اور آمدن کے ذرائع بند ہیں،
(ہ): آیا یہ بھی درست ہے کہ روزگار نہ ہونے کی وجہ سے لوگ چھوٹے چھوٹے درختوں کو کاٹ رہے ہیں جس کی وجہ سے جنگلات تباہ ہو رہے ہیں،
(و): اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت جنگلات کی کٹائی پر سے پابندی اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے،
جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ و ماحولیات): (الف): مرکزی حکومت کے احکامات کے تحت (ماسوائے سال 2001) ابھی تک جنگلات کی کٹائی پر پابندی عائد ہے۔
(ب): یہ درست ہے۔
(ج): باقی ذرائع بھی ہیں اور جنگلات سے حاصل شدہ رائیلٹی بھی آمدنی کا ایک ذریعہ ہے۔
(د): پابندی کی وجہ سے لوگوں کو رائلٹی کی رقم نہیں مل رہی اور روزگار کے ذرائع متاثر ہوئے ہیں۔
(ہ): مقامی لوگ اپنی خانگی ضرورت پوری کرنے کے لئے چھوٹے درخت بھی کاٹتے ہیں مگر اس کا پابندی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنتا اور نہ ہی اس سے بڑے پیمانے پر جنگلات کی تباہی ہو رہی ہے۔
(و): محکمہ جنگلات کے نکتہ نظر سے یہ پابندی مناسب نہیں ہے۔ صوبائی حکومت نے بھی یہ بات وفاقی حکومت کے نوٹس میں لائی ہے کہ آئین پاکستان کے تحت جنگلات صوبائی معاملہ ہے تاہم صوبائی حکومت، مرکزی حکومت کے مشورہ کے بغیر آخری فیصلہ تک نہ پہنچ سکی۔

جناب فرید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب! د دې سوال نمبر 228 (الف)، (ب)، (ج) او (د) جزونو د جواب نه مطمئن یمه، دا لاندې دوه جوابونه، د (ہ) او د (و) دواړو جوابونه دا صریح یو، لکه خصوصاً د (ہ) دا جواب چه دے، دا یو ډیر لوئے مذاق ئے کړے دے محکمے جی۔ دوی نه ما تپوس کړے وو چې جنگلات کی پابندی کی وجہ سے روزگار نہیں مل رہا اور روزگار نہ ہونے کی وجہ سے لوگ چھوٹے چھوٹے درختوں کو کاٹ رہے ہیں جس کی وجہ سے جنگلات تباہ ہو رہے ہیں تو په جواب کښې دوئی وئی جی

محترم جناب سپیکر صاحب! چې "مقامی لوگ اپنی خانگی ضرورت پوری کرنے کے لئے چھوٹے درخت بھی کاٹتے ہیں مگر اس کا پابندی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنتا اور نہ ہی اس سے بڑے پیمانے پر جنگلات کی تباہی ہورہی ہے"۔ محترم جناب سپیکر صاحب! زه پخپله د هغه ځنګلاتو مالک یم او د هغه علاقې باشنده یمه، کوم علاقې خلق چې دا ځنګلات کټ کوی او د خپل خانګی ضرورت پرې پورا کوی، او زه دا خبره په دعویٰ سره ویمه چې کم ازکم د ژمی په موسم کښې درې میاشتې په هر یو کور کښې اوسطاً د دس نه واخله تر د چوده لاکه روپو پورې لرګې سیزلے کیږی۔لکه او هغه خلق دغه شانتې د ایندهن په طور باندې استعمالوی۔هلته کښې چې کله ځنګلاتو باندې پابندی وی نو محکمه د هغه ځائے نه خپل لاس راکاږی، محکمه د هغه ځائے نه دستبردار شي، راشی او ځنګلات دغه شان د عوامو په رحم و کرم باندې پریښودے شي او د هغه ځائے خلق یعنی که واړه واړه د دیار بنائسته او تنکئی او نرئی اونه، چې واړه واړه اونے ترے نه کټ کوی او دے سره ځنګلات دوی وئی چې نه تباه کیږی۔ دا څومره یو صریحاً ظلم کوی د هغې سره هلته کښې خلق واړه واړه اونے بالکه بے دریغه کټ کوی، هیڅ قسم پابندی په هغوی باندې نشته دے۔کومه زړه او غټه اونه، هغه اونه چې د هغې ډیویلپمنټ نور ختم شی او نور نه لوئیږی هغه محکمه مارک کوی او هغه کټ کوی نو هغه اونے ته څوک دغه نه کوی۔ وړے، پخپله هغوې اقرار کوی چې واړه واړه چې کټ کوی، دے سره ځنګلات نه تباه کیږی،نو چې هغه اونه چې هغه د مستقبل د پاره د مارکنګ د پاره تیاریږی هغه اونه کټ کیږی او دوئی وائی چې ځنګلات نه تباه کیږی۔ د هغه ځائے ځنګل بالکل تباه شو۔زما خپل ځنګل دے او زه د هغې خپل چشم دید ګواه یمه او زه خپل د هغه ځنګل مالک یمه، زما ځنګل بالکل تباه شو د محکمے د غفلت دوجه نه او د هغوې د هغه بهترنګهداشت او نګرانی نه کولو په وجه باندې او دوئی بالکل دے خبرې نه انکاری دی چې ځنګل نه تباه کیږی۔په دے حواله سره زما دا ګزارش دے چې کم ازکم د دې محکمے نه تپوس اوشی چې واړه واړه اونے دا خو حقیقت دے چې کله واړه اونے کټ کیږی نو ځنګل تباه کیږی او کله چې بډها، بډهئی اونه چې مونږ څه ته وایو، بډهئی، کوم چې زړه اونه وی، زړه اونه چې کټ کیږی نو ځنګل هغه محفوظ پاتے کیږی۔واړه اونه به

کټ کیږی او دوئی وائی چې ځنګل نه تباه کیږی۔په دے حواله سره د محکمے دومره یو صریح یو دغه غفلت او دغه په هغې کښې جواب، د دې زه دغه کوم۔بله خبره د (د)په جواب کښې دوئی دا خبره ښه کړےده او دوئی وائی چې دے ځنګل باندې پابندی چې ده، دا مناسب نه ده او دوئی وائی چې دځنګل دا پابندی چې ده،دا مرکزی حکومت سره زمونږه مشوره شوې ده خو تاحال څه خبره پکښې نه ده شوې زه داخبره کوم چې په دے ځنګل باندې پابندی به کله ختمیږی او صوبائی ګورنمنټ په دےکښې کوم اقدام، څومره حده پورے اقدامات کړی دی چې دا پابندی کټائی باندې ختمه شی، محکمه هلته لاړ شی ځنګل ته او په خپل نګرانئی کښې ځنګل واخلی؟په دے دا دوه جوابه دی۔

جناب سپیکر: لږ مختصر، مطلب دا دے چې-----

جناب فرید خان: مختصر مو کړه جی۔

وزیر صحت: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی،جی۔ شہزادہ گستاسپ خان۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ جیسا کہ معزز ممبر نے سوال کیا ہے، یہ اپنے------

جناب سپیکر: اپنے سوال سے تو آپ مطمئن تھے تو دوسرے-----

(قطع کلامی)

قائد حزب اختلاف: وہPlantation کے بارے میں تھا۔

جناب سپیکر: اچھا۔

قائد حزب اختلاف: اور میں نے پڑا بھی نہیں تھا اس لئے میں جلدی مطمئن ہو گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں سر، کہ جیسے کہ معزز رکن نے کہا کہ بیروزگاری ہے، غربت ہے، افلاس ہے، ان علاقوں میں لوگ پسماندہ ہیں تو جنگل اس وجہ سے کٹ رہے ہیں تو کیا یہ حکومت ہمیں یہ بتا سکے گی کہ آیا یہ محکمہ جس طرح کہ جواب دیا گیا ہے، یہ صوبائی محکمہ ہے یا کہ یہ مرکز کے ماتحت ہے؟اس کی وضاحت کی جائے تا کہ ہمیں یہ پتہ لگے

جب بھی جنگلات سے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مرکز نے پابندی لگائی ہے، اگر یہ صوبائی سبجیکٹ ہے تو پھر اس میں مرکز صوبے کے بغیر پابندی نہیں لگا سکتا تو اس کی وضاحت کی جائے۔

وزیر صحت: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرید خان سره مے اتفاق دے۔تر څه حده پورے چې د ځنګلاتو کومه کټائی چې کیږی په دے باندې حقیقت دادے چې نقصان خو رسی خو دلته په دے سوال کښې مکمل د دې خبرې دغه نه دے شوې، دے سره اختلاف نه دے شوې۔سوال کښې دا وئیلے شوې دی چې په لویه پیمانه باندې، حقیقت دادے چې ځنګلات مقامی طور د دوه مقاصد دپاره کټ کیږی۔یو د سیزولو دپاره او سوختی لکړی چې ورته وائی، دویم د خپل مقامی استعمال د آبادئی دپاره او لکه څنګه چې فرید خان صاحب پخپله هم د هغې حل او ښودہ چې کله قانونی کټائی آزاده شی او هلته محکمه لاړه شی او دغه ځنګلات د محکمے په حفاظت کښې دوباره راشې نو د هغې په نتیجه کښې به دا کنټرول شې نو لکه د دې دپاره په دے آخری جواب کښې دا وئیلے شوې دی چې دا صوبائی معامله ده۔پابندی پرے مرکزی حکومت لګولے ده او صوبائی حکومت، سینیئر منسټر صاحب چې د Environment او د فارسټ منسټر هم دے ،هغوې د وفاقی فارسټ منسټر سره یو څو ورځے مخکښې ملاقات کړے دے او صوبائی حکومت دا فیصله کړې ده چې د Courtesy په طور باندې به هغوې ته مونږه وایو چې دا ستاسو اختیار نه دے ،ستاسو دا صوبائی معامله ده۔لهذا دغه ملاقات شوې وو۔د هغه نه روستو په نتیجه کښې صوبائی حکومت به ان شاء الله زر د دې نه پابندی اوچتوې۔

مولانا عصمت اللہ: مسٹر سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مولانا عصمت اللہ صاحب، ضمنی سوال دے ؟

مولانا عصمت اللہ: جی۔اصل کښې ضمنی سوال ځکه کوم جی او د دې اسمبلئی په فلور په ذریعه دا خبره واضحه کوم ځکه جی چې زه هم د غرونو سره تعلق لرم او علامه اقبال وائی

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی

اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلادو

اگر اس حوالے سے علامہ اقبال کے اس فکر کو سامنے رکھتے ہوئے، اگر میں کہوں کہ اگر کوہستان کے جنگلات سے کوہستانیوں کو میسر نہ روزی تو اس جنگل کے ایک ایک درخت کو جلادو۔ جناب سپیکر، بات یہاں جنگلات کے تحفظ کی ہم کرتے ہیں، جنگلات کے تحفظ، کوہستان سے ضلع کوہستان مراد نہیں ہے، پہاڑی علاقے مراد ہے تو یہ جنگلات پہاڑی علاقوں میں ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر! کہتے ہیں "صاحب البیت ادرا بما فیہا" گھر والے کو گھر کا اچھا پتہ ہوتا ہے"۔ یہاں پر لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے باہر سے کچھ لوگ منگوائے ہیں، وہ آپ کے لئے پالیسی بنا رہے ہیں تو اس کے بعد پھر ہم آپ کے لئے جنگلات آزاد کریں گے۔ یہاں یہ بات نہیں ہے جی۔ یہ جنگلات جو تباہ ہوگئے ہیں، اس کی اصل وجہ اور بنیادی سبب یہ ناجائز پابندی ہے۔

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: یہ تو میرے خیال میں منسٹر صاحب کے جواب میں Clear ہو گیا جو اس نے۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ مولانا صاحب چې شعر اووئیلو او هغه دا عرض اوکړو چې دا د علامه اقبال شعر دے خو زما په خیال دا د علامه اقبال شعر نه دے، د میر تقی میر شعر دے۔ لږ کنفیوژن ورکښې دے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔ جی۔

محترمہ زبیدہ خاتون: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں سمجھتی ہوں کہ جنگلات میں لکڑی کی کٹائی سے صرف یہ نہیں کہ لکڑی کا نقصان ہوتا ہے یا لکڑی ختم ہو رہی ہے بلکہ اس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ زبیدہ خاتون: اس سے ماحول کی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے اور ہمارے علاقے کی خوبصورتی متاثر ہو رہی ہے اور ظاہر ہے، ہمارے علاقے کی خوبصورتی کی وجہ سے، ٹورازم کی صنعت یہاں زیادہ اچھی ہے اور اگر علاقے کی خوبصورتی ختم ہو جائے گی تو اس صنعت کو بھی زیادہ نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ اس لئے اس کے لئے کوئی Proper قانون ہونا چاہیئے اور اس کا صوبائی حکومت کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جنگلات کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک بڑا گھمبیر مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری اس پر کیا ہے؟

جناب وجیہہ الزمان خان: سپلیمنٹری، ہاں میری Statement ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔ ہاں جی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: اس میں کچھ میں Proposals دینا چاہتا ہوں۔ ابھی عصمت اللہ صاحب نے بات کی کہ کوہستان کا فائدہ کوہستان کے لوگوں کو ہونا چاہیئے، اس سے مجھے اتفاق ہے، اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ لکڑی Legally cut ہے یا Illegally cut ہے؟ اگر Illegally cut ہے تو اس کے لئے Proper قانون ہے ہزارہ فارسٹ ایکٹ میں اس کو گورنمنٹ Confiscate کرے اور گورنمنٹ کے حق میں اس کو آکشن کرے۔ وہ اس کا طریقہ ہے اگر Legally cut ہے تو پھر اس میں ایسا کوئی Problem نہیں ہے۔ Secondly جناب، جنگلات ہمارے اس صوبے میں اس بری طرح سے تباہ ہو رہے ہیں اور اس میں کچھ ایسے گروپس ہیں کہ جو دندناتے پھر رہے ہیں اور جن کو باقاعدہ Shelter مل رہا ہے، یہ میں پہلے بھی بول چکا ہوں آپ کے سامنے کوئی ایسی بات نہیں ہے، اس میں ایک میں یہ Proposal دینا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ حل اس لئے نہیں ہوگا کہ Ban لگ جاتا ہے، سمگلرز لکڑی چوری کرتے ہیں، ان کو کوئی نہیں پوچھتا اور وہ دندناتے پھرتے ہیں اور مالک جو ہیں، ہمارے علاقے میں جنگلات کے مالک جو ہیں ان کی بیٹیاں جہیز سے محروم ہیں تو اس لئے یہ Ban ہٹایا جائے تاکہ مالک کو اس کا حق ملے اور چوروں کو اتنی کھلی چھٹی نہ ملے اور اس کے علاوہ ایک اور میرا Proposal یہ ہے کہ اگر ان جنگلات کو باقاعدہ پرائیوٹائز کر دیا جائے اور سرکار سے نکال کر پرائیویٹ اونرشپ میں دیدیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ہم لوگ سرکار کی چیز کو اپنی چیز نہیں سمجھتے لیکن اپنی چیز کو اپنی چیز ضرور سمجھتے ہیں اور اس میں پھر یہ ہوگا کہ لوگ درخت کاٹیں گے ضرور لیکن لگائیں گے بھی ساتھ، جتنے کاٹیں گے، اتنے ہی اور لگائیں گے۔ اس کو ایک انڈسٹری کی شکل ملے گی اور لوگوں کو فائدہ بھی ہوگا اور جنگل

تباہ بھی نہیں ہو گا۔ چونکہ اس وقت جو سمگلرز ہیں، وہ صرف کاٹتے ہیں اور لگاتے نہیں ہیں تو یہ میری ایک اپیل ہے اگر اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: معقول ہے۔ جناب زر گل صاحب۔

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب زر گل خان: مہربانی سر۔ سر! عصمت اللہ خان صاحب خو فلور آف دی ہاؤس دا دغه اوکړه چې مونږه ئے خو کټ کوؤ نو دا پوائنټ نوټ کړئی جی په دے کبنې مسئله داده چې په ہزاره ډویژن کبنې یو پورا مافیا ده جی، هغه ځنگلات کوہستان والا کټ کوی جی او بیا پرون هم میټینګ شوې دے نو په هغې کبنې چې دوی راشې نو راوئے لګیږئی په کالا ډهاکه باندې چې دا په کالا ډهاکه کبنې کټ کیږی جی حالانکه تاسو دے ته سوچ اوکړئی چې کوہستان Settled area ده تھاکوټ پورے ، دا Settled area ده، په مینځ کبنې لږ یو Portion کالا ډهاکه ده ټرائبل ایریا ،بیا د ہری پوره پورے ، د پنجاب پورے هغه لرګی ځی او هلته ئے دوئی نه نیسی۔ اوس هم آٹھ نو لاکھ فټ په روډ باندې پروت دے ، هغه دوئی ته نه ښکاری۔ د کارخانو مثال ئے دے یا دباړئے مارکیټونو، په هغې کبنې سامان پروت وی، نه ئے نیسی۔ چې بهر ته اووځی نو بیا ئے نیسی۔ دغسې سر، دوی ئے بیا راولګوی هغه په کالا ډهاکه، نو دا پوائنټ چې دے دا نوټ کړئی چې دوئی پخپله دا دلته دغه کړه چې مونږه هغه ہر څه سره د غنمو اوسیزل جی۔ نو دغه چې دے کالا ډهاکه۔۔۔۔

مولانا عصمت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا عصمت اللہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس اعتراف جرم کی سزا میں خود تجویز کروں گا وہ یہ ہے کہ جو سزا علامہ اقبال کو ملی ہے گندم جلانے پر، اس کے روضہ مبارک پر ہم نے پہرہ بٹھایا ہے میرے خیال میں جب میں مر جاؤں تو میری قبر پر بھی اس طرح آپ ایک پہرہ بٹھائیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وجیہہ الزمان صاحب کی بعض تجاویز قابل غور ہیں، انشاءاللہ ان پر حکومت غور کرے گی۔ میری بہن نے جو Apprehension ظاہر کی ہے، وہ بھی بجا ہے کہ جنگلات کی وجہ سے تباہی بھی ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر قانونی طور پر کٹائی سے پابندی اٹھ جائے اور وہ علاقے جہاں بجلی کا بندوبست نہیں ہے، جہاں گیس نہیں ہے، مطلب کہ سوختی لکڑی کاٹی جاتی ہے اور جس طرح روزگار کے لئے جو کاٹتے ہیں سمگلنگ کے طور پر، یا جو لوگ مقامی استعمال کے لئے کاٹتے ہیں، تو اگر قانونی طور پر پابندی اٹھ جائے اور قانونی کٹائی ہو تو یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ انشاءاللہ اس پر حکومت غورے کرے گی۔

الحاج محمد ایاز خان: ہم بھی جناب قانونی کٹائی کے لئے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں قانونی کٹائی کی اجازت دی جائے۔

مولانا عصمت اللہ: آخری بات یہ ہے جی کہ ایک آدمی بھوک سے مر رہا تھا اور دوسرا اس کے سرہانے کے نیچے پراٹھے ڈھونڈ رہا تھا۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب بس کریں نا، بس کافی ہو گیا ہے۔

مولانا عصمت اللہ: جناب سپیکر! یہاں لوگ انوائرمنٹ کی بات کرتے ہیں، ہم بھوک سے مر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ------

جناب سپیکر: وہ پالیسی بنا رہے ہیں نا، وہ تو اب کہہ دیا منسٹر صاحب نے۔Next سوال نمبر 263 ۔

جناب وجیہہ الزمان خان: مولانا صاحب نے کہا کہ ہم بھوک سے مر رہے ہیں، تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ کوہستان والے شائد اس زمرے میں آتے ہوں لیکن یہ پراٹھے ڈھونڈ رہے ہیں چارپائی کے نیچے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 263، جناب جہانگیر خان صاحب۔

* 263 _ مولانا جہانگیر خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف): آیا یہ دست ہے کہ ضلع چترال میں ایف ڈی سی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ;

(ب): آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چترال میں غیر قانونی طور پر جنگلات کی کٹائی ہوئی ہے ;

(ج): آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ غیر قانونی کٹائی کا ریکارڈ بھی رکھتا ہے؛

(د): اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

I۔ ایف ڈی سی کے قیام سے تاحال ضلع چترال میں قانونی و غیر قانونی طور پر کتنی مکعب فٹ لکڑی کاٹی گئی ہے؛

II۔40 فیصد کے تناسب سے کتنے افراد کو انفرادی طور پر رائلٹی ادا کی گئی ہے، رائلٹی ہولڈرز کے نام و پتے کی تفصیل فراہم کی جائے؛

III۔40 فیصد حصہ کے تناسب سے محکمہ کو کتنی آمدنی ہوئی ہے نیز مذکورہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی؛

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف): یہ درست ہے۔

(ب): یہ درست نہیں ہے۔ جنگلات کی کٹائی کے دوران کچھ بے قاعدگیاں تو ہوئیں تھیں مگر وہ معمولی نوعیت کی تھیں جس پر متعلقہ حکام نے فوری ایکشن لیا۔

(ج): یہ درست ہے۔ غیر قانونی کٹائی کی صورت میں اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

(د): I۔ایف ڈی سی کے قیام سے لیکر اب تک 82,16,281 مکسر فٹ کی مارکنگ کی گئی۔ کٹائی کے بعد دوران برآمدگی 16995 مکعب فٹ لکڑی کی بے قاعدہ ملاوٹ کی گئی۔ جس پر ذمہ دار ٹھیکیداروں سے جرمانہ وصول کرکے محکمہ جنگلات کو ادا کیا گیا ہے۔

II۔ ساٹھ فیصد رائلٹی کی رقم ڈپٹی کمشنر چترال کو حقداران میں تقسیم کے لئے بھیجی جاتی تھی۔ چونکہ ڈپٹی کمشنر کا عہدہ ختم ہو چکا ہے لہذا اب مطلوبہ معلومات ضلعی افسر مال چترال کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

III۔ چالیس فیصد کی کل رقم مبلغ۔/378280160 روپے داخل خزانہ کی گئی ہے جس سے محکمہ جنگلات کوئی خرچہ نہیں کر سکتا تھا۔

مولانا جہانگیر خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 263 کے جوابات میں جز(ب)اور(د) کی شق نمبرII کے جواب مجھے صحیح نہیں دیئے گئے اور حقائق کو چھپایا گیا۔ سوال کے جز(ب) میں ہے کہ " آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چترال میں غیر قانونی طور پر جنگلات کی کٹائی ہوئی ہے"؟ جواب فرما رہے ہیں کہ " یہ درست نہیں ہے" حالانکہ لاکھوں کے نہیں کروڑوں کے حساب سے غیر قانونی طور پر کٹائی آج تک

ہوئی ہے۔ تو جناب والا، اس طرح قریبی جنگلات کے خود مختار اور ظالم لوگ جنگلات کو خود نیلام اور فروخت اگر کر سکتے ہیں تو ایف ڈی سی اور محکمہ جنگلات کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ لہذا اس پر اگر قابو نہیں رکھا گیا تو چند سالوں میں چترال کے جنگلات ناپید ہو جائیں گے۔ جز(د) کی شق نمبر II میں یہ فرمارہے ہیں کہ نمبر I، میں نے سوال کیا ہے "ایف ڈی سی کے قیام سے تاحال ضلع چترال میں قانونی وغیر قانونی طور پر کتنی مکعب فٹ لکڑی کاٹی گئی ہے"؟ جواب میں یہ فرمارہے ہیں کہ " مطلوبہ معلومات ضلعی آفیسر مال چترال کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں" یہ دوسرا یعنی چالس فیصد کے تناسب سے کتنے افراد کو انفرادی طور پر رائلٹی ادا کی گئی ہے، رائلٹی ہولڈرز کے نام اور پتے کی تفصیل فراہم کی جائے"۔ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ "مطلوبہ معلومات ضلعی آفیسر مال چترال کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں"۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ منسٹر صاحب پر چھوڑ دیں کہ آیا یہ خود اس جواب سے مطمئن ہیں؟

مولانا جہانگیر خان: نہیں جی۔

جناب سپیکر: نہیں بس، جناب منسٹر! عنایت اللہ خان صاحب، اگر آپ مطمئن ہیں تو ممبر موصوف بالکل مطمئن ہوں گے۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): میں ان کو سوالات کے بارے میں کوشش کرتا ہوں کہ مطمئن کر دوں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اچھا، آپ مطمئن ہیں؟

وزیر صحت: ہاں، میں تو مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا!۔۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر صحت: میں اس لئے مطمئن ہوں، میں گزارش کرتا ہوں، میں عرض کرتا ہوں (تالیاں) مجھے گزارش کرنے دیں۔ میں اس لئے مطمئن ہوں کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ذاکر اللہ خان کے ایک سوال

کے جواب میں جو Facts and figures محکمے نے پیش کرنے تھے، اس پر اتنا خرچہ آرہا تھا کہ فوٹو سٹیٹ مشین رک گئی 4000,5000 تک Pages انہوں نے فوٹو سٹیٹ کرائے۔

مولانا جہانگیر خان: سر، سر، یہ جواب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! یہ، یہ بات۔

جناب سپیکر: پلیز، شہزادہ گستاسپ خان۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ بات پہلے بھی ہو چکی ہے۔ منسٹر عشروز کواۃ نے یہی جواب دیا تھا کہ فوٹو سٹیٹ پر بڑا خرچہ آرہا تھا اور اسمبلی کو کوئی چیز جو اسمبلی طلب کرے، اس کو انکار کرنا اسمبلی کی توہین ہے اور اسمبلی کو اس پر ایکشن لینا چاہیئے، کارروائی کرنی چاہیئے اور منسٹر صاحب کے ساتھ یہ بات Suit نہیں کرتی کہ وہ ہاؤس میں یہ کہیں کہ اس پر خرچہ آرہا تھا۔ یہ انفارمیشن اسمبلی کے لئے لازمی ہے، اسمبلی، سب سے، اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو Accountability کا Process ہے یہ Question and Answers جو ہیں اور یہ معلومات فراہم کرنا، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

وزیر صحت: ویسے ہمارا تو خیال تھا کہ مولانا صاحب اس سے مطمئن ہوں گے اور جا کر DOR کے آفس سے خود چیک کریں گے لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو نہیں۔۔۔۔۔

وزیر صحت: عرض کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب!

وزیر صحت: عرض کر رہا ہوں مجھے گزارش کرنے دیں۔ اگر مولانا صاحب مطمئن نہیں ہیں، تو ان کو ہم Figures provide کر دیں گے انشاءاللہ تعالٰی۔

مولانا جہانگیر خان: میں مطمئن نہیں ہوں۔ میں مطمئن نہیں ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ سوالات اس لئے پیش کئے ہیں کہ جو چور ہیں وہ منظر عام پر آجائیں۔۔۔۔۔ (تالیاں)۔۔۔۔۔ قانون کا سامنا کریں اور پکڑے جائیں اور مستحقین کو وہ رائلٹی مل جائے اور آپ ان کو چھپا رہے ہیں۔

وزیر صحت: دیکھیں جناب، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ خان۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ سوال ممبر صاحب نے بڑی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس مولانا صاحب، آپ تشریف رکھیں نا۔

قائد حزب اختلاف: جن کا سوال ہے، انہیں انفارمیشن نہیں دی گئیں اور وہ جو کہہ رہے ہیں کہ کچھ چھپایا جارہا ہے، اس لئے ہاؤس کو انفارمیشن نہیں Provide کی گئی، یہ ممبر صاحب کی مطمئن ہونے کی بات نہیں ہے کہ انہیں Answer provide کریں گے یا انفارمیشن دیں گے۔ یہ It is the property of the House یہ جو سوال ہے، یہ انفارمیشن پوری اسمبلی کو Provide کرنی پڑے گی اور وہ Relevant section ہے سر۔

جناب سپیکر: ہاں، 48۔

قائد حزب اختلاف: جی، اس کے تحت اس کے لئے ہم نوٹس دیتے ہیں کہ اسے بحث کے لئے رکھا جائے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، انہوں نے نوٹس دیدیا تو (شور) جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میں ایک گزارش کروں گا۔

وزیر صحت: مجھے پوری طرح موقع نہیں دیا گیا تاکہ میں Explain کروں۔

(شور)

Mr. Speaker: No cross talking at all, please Mr. Wajih-uz-Zaman Sahib.

جناب وجیہہ الزمان خان: ابھی میرے محترم بھائی نے فوٹو سٹیٹ کے خرچے کے بارے میں بات کی تو میری اس پورے معزز ایوان سے گزارش ہے کہ اگر کسی کو اعتراض نہ ہو تو صرف جس نے سوال Put up کیا ہے، اس کو کاپی مل جائے اور Concerned Minister کو ملے اور ڈیمانڈ پر جو لینا چاہے تو اس کو بھی۔ کیونکہ سوال جب Put up ہوتا اسمبلی میں تو سارے سنتے ہیں تو سپلیمنٹری کوسچین اس کے ساتھ پھر منسلک کئے جاسکتے ہیں اور اس سے کافی خرچہ بچ سکتا ہے۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے اس میں۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! دے سوال په جواب کښې، جز(د) په جواب کښې۔

جناب سپیکر: لږ که تاسو دا منسټر صاحب پرېښودو، هغه وائی چې ما خو څه وئیلی نه دی۔

جناب جمشید خان: د یوې غلطئ نشاندهی کوم جی۔ په هغې کښې دے محکمے والا پخپله د خیانت نه کار اغستے دے یا چالاکی ئے کړې ده پکښې۔ ایف ڈی سی کے قیام سے لیکر اب تک اتنا مکعب فٹ مارکنگ کی گئی ہے، کٹائی کے بعد دوران بر آمد گی اتنا مکعب فٹ لکڑی کی باقاعدہ ملاوٹ کی گئی ہے، نو دا ئے نه دی وئیلی چې دا غلط مونږه کټ کړیدی یا دا غلط مونږه برآمد کړیدی یا په مونږه پرچې کړې ده؟ دا سې څه خبره ئے پکښې نه ده کړے، دا محکمے زیاتے کړے دے۔

جناب حبیب الرحمن: جناب سپیکر! په دے کښې زه یو وضاحت کوم هغه چې د کومے غلط نشاندہی اوکړه پخپله نو د(د) په تین نمبر حصه کښې تاسو اوګورئی، د 40% نه چې کوم دے 38 کروړ روپئی حکومت ته منافع ده نو چې په دے حساب باندې زمونږه 60% شی نو 58 کروړ روپئی په عوامو باندې رائلټی تقسیمول پکار دی۔ د جهانګیر مولانا صاحب خبره داده چې په دے کښې " اندر دال میں کچھ کالا کالا ہے" د هغوی مطلب دادے چې 58 کروړ روپئی دا کوم پله تلے دی، رائلټی خلقو ته څنګه نه ده ملاؤ شوې؟ د هغه دے، څکه چې پخپله وضاحت چې کوم دے د حکومت د دې جواب نه دا راځی چې د غه 58 کروړ روپئی، دا د عوامو برخه ده 60%، دا کوم پله تلی دی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جہاں تک جز(ب) کا تعلق ہے کہ مولانا صاحب فرما رہے تھے کہ یہ جواب درست نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ حکومت یہاں فلور پر جو معلومات لاتی ہے اور جو انفارمیشن Provide کرتی ہے اور حکومت کو جو انفارمیشن آرہی ہوتی ہیں انہیں کو بنیاد بنا کر وہ آپ کو Provide کی جاتی ہیں یعنی جو چیز

حکومت کے علم میں نہ ہو، وہ حکومت فلور پر نہیں لاتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ حکومت نے اس میں یہ اعتراف کیا ہے کہ اس میں بے قاعدگیاں ہوئی تھیں، ایک ہے Illegal کٹائی اور ایک ہے Irregular کٹائی۔ Irregular یہ ہے کہ مارکنگ ہو اور مارکنگ کے دوران ایسے درختوں کو بھی کاٹا جائے جو مارک نہیں ہوئے ہیں اور Illegal یہ ہے کہ کٹائی پر مکمل طور پابندی ہو اور BAN ہو اور اسی دوران کٹائی ہو تو وہ Illegal ہے۔ تو حکومت نے تو یہ اعتراف کیا ہے کہ Illegal کٹائی ہوئی ہے اور اس کے Figures بھی Provide کئے ہیں کہ اتنی Illegal کٹائی ہوئی ہے اور مسئلہ عدالت میں ہے۔ اس لئے جہاں تک اس جز (ج) میں (ii) کا تعلق ہے، اس میں جس طرح میں نے گزارش کی کہ اگر مولانا صاحب اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں اور وہ پوری تفصیلی معلومات حکومت سے انفارمیشن چاہتے ہیں تو انشاء اللہ ہم ان کو Provide کریں گے۔ اس ہاؤس کو بھی Provide کریں گے اور ان کو بھی Provide کریں گے ان شاء اللہ اس کی تفصیلات۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔ نیکسٹ کوسچن نمبر 413 جناب پیر محمد خان صاحب۔

* 413 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست کہ پورن (شانگلہ) کے جنگلات سے متواتر 1970 سے تاحال سمگلنگ جاری ہے؛

(ب): آیا یہ بھی درست ہے کہ 1999 سے فوجی حکومت کے آتے ہیں سمگلنگ میں ہزار گنا اضافہ ہوا؛

(ج): آیا یہ درست ہے کہ پورن کے جنگلات کی لکڑی ہری پور میں فروخت کی جارہی ہے؛

(د): آیا یہ درست ہے کہ سال 2001,2002 اور 2003 پورن (شانگلہ) کے جنگلات میں تھوک کے حساب سے کٹائی ہو رہی ہے؛

(ہ): اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن افراد کو سپیشل کوٹہ دیا گیا ہے، ان کے نام، ولدیت اور سکونت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب): یہ بھی درست نہیں ہے۔

(ج): یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ ایسا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں کیا گیا۔

(د): یہ درست نہیں ہے۔ تھوک کے حساب سے کٹائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب کبھی کوئی ناجائز کٹائی کا مرتکب پایا جاتا ہے تو محکمہ جنگلات کا عملہ پوری تندہی کے ساتھ ملزمان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتا ہے۔

(ہ): کسی کو بھی سپیشل کوٹہ نہیں دیا گیا ہے۔

Mr. Pir Mohammad Khan: Not pressed.

جناب سپیکر: مطمئن ئیے ؟

جناب پیر محمد خان: آؤ جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 433، منجانب جناب امیر زادہ خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 433 _ جناب امیر زادہ: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے تعاون سے کالام مربوط ترقیاتی پراجیکٹ کے زیر اہتمام کروڑوں روپے کے خرچ سے کالام میں رہائش گاہیں اور دفاتر تعمیر کئے گئے؛

(ب): آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کی تکمیل (1986) تا 1996 کے بعد تمام اثاثے متعلقہ محکمہ کے حوالہ کئے گئے؛

(ج): اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عمارتیں کس کے استعمال میں ہیں اور اس سے عوام اور حکومت کو کیا فوائد مل رہے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات):: (الف): یہ درست ہے۔

(ب): یہ بھی درست ہے۔

(ج): ان میں سے بیشتر عمارتیں محکمہ جنگلات بشمول فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ کے متعلقہ سٹاف اور سرکاری کام، فرائض کی ادائیگی کے لئے بطور رہائش گاہ، دفاتر اور ٹریننگ سنٹر استعمال ہو رہی ہیں۔ بہر حال کچھ عمارتیں دوسرے محکموں کے درج ذیل افسران کے زیر قبضہ ہیں جن کی وجہ سے محکمہ جنگلات کو کافی نقصان ہو رہا ہے۔

1۔	سابقہ کمشنر ڈی۔سی۔او۔سوات	ایک رہائشی بنگلہ بمعہ کوارٹرز
2۔	ایس۔ایس۔پی سوات	ایک رہائشی بنگلہ

3۔ میڈیکل آفیسر کالام ایک رہائشی بنگلہ

4۔ ڈی۔آئی۔جی سوات ایک رہائشی بنگلہ

بہرحال ان عمارتوں کی واگزاری کے لئے محکمہ کوشش کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی مطمئن ہیں؟

جناب امیر زادہ: نہیں جی میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں سر! یہ مجھے پتہ تھا کہ یہ جو بلڈنگز ہیں، ان کا استعمال کس طرح ہو رہا ہے لیکن میں یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ ایک تو کالام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر نہیں ہے، آپ یہاں دیکھیں جو بنگلے قبضہ کئے ہوئے ہیں، وہ ڈی۔سی۔او سوات، ڈی۔آئی۔جی سوات، ایس ایس پی سوات اور میڈیکل آفیسر کے لئے وہاں کے لوگوں کی کافی جدوجہد کے بعد حاصل کئے، ایک تو یہ چیز واضح ہو گئی کہ کالام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر نہیں ہے، وہ جو Offices ہیں، جو Accommodations ہیں وہ انہوں نے لی ہوئی ہیں۔ وہ غیر قانونی ہیں دوسری چیز یہ ہے کہ یہ KDP (کوہستان ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ) Donors funded project تھا، اس کے مقصد وہاں پر رورل ڈیویلپمنٹ بھی تھی، وہاں پر جو ایجوکیشن، ہیلتھ، ایگریکلچر، فارسٹری، ان کو Develop کرنا تھا، اور یہ جو انفراسٹرکچر وہاں پر بنایا گیا تھا، اس کا مقصد وہاں جو لائن انجینئرز ہیں، ان کے فنکشن کو اور مضبوط اور فعال بنانا تھا لیکن جب پراجیکٹ ختم ہو گیا، اب ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح ان وسائل کا استعمال ہوتا ہے تو ایک ایڈوائزر یہ جو پراجیکٹ ختم ہونے کے پانچ سال بعد جب وہاں آیا تو اس نے یہ حالت دیکھی کہ وہاں پر کہیں پر ایف سی گھسی ہوئی ہے کہیں پر ڈی آئی جی پولیس بیٹھا ہوا ہے، اور کہیں پر مہمان ٹھہرائے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ ان وسائل کا استعمال یوں ہوتا ہے۔ تو ہم کبھی بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شارٹ کریں امیر زادہ خان صاحب یہ سپلیمنٹری کوسچن۔

جناب امیر زادہ: تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس، جو پوچھنا چاہتے ہو وہ ڈائریکٹ پوچھ لیں۔

جناب امیر زادہ: یہ جو Illegal occupation ہوئی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ کیوں ہوئی ہے، محکمے نے غفلت کیوں کی ہے اور یہ کب تک واپس کریں گے؟

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب !

عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مجھے امیر زادہ خان صاحب سے اتفاق ہے کہ جو عمارت اور رہائش گاہیں فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے قبضے میں ہیں، ان کی بہتر Utilization ہونی چاہیئے اور جہاں تک ان کے دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ اسمیں ایک بنگلہ سابق کمشنر، ڈی سی او کے پاس ایک رہائشی بنگلہ ہے، ایک ڈی آئی جی سوات کے پاس ہے، ایک ایس ایس پی سوات کے پاس ہے اور ایک میڈیکل آفیسر کالام کے پاس ہے، تو یہ حقیقت ہے۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ Illegal occupation ہے اور جس طرح ہم نے آخر میں گزارش کی ہے کہ محکمہ کوشش کر رہا ہے کہ جلد از جلد ان کو واگزار کیا جائے اور ان Illegal occupations کو وہاں سے نکالا جائے۔

جناب سپیکر: پولیس به د چا په ذریعه باندې اوباسئی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ډاکټر محمد سلیم صاحب، قاضی محمد اسد صاحب، اپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

قاضی محمد اسد خان: نہیں جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم سپیکر صاحب! زما په لاس کښې د اخبار یو تراشه ده، دا یو اشتهار دے۔

جناب سپیکر: دا سپلیمنټری سوال د دې۔۔۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نه جی، سوالونه ختم شو جی۔

جناب سپیکر: امیرزاده خان مطمئن شوے۔

میاں نثار گل: زما سپلیمنټری سوال شته پکښې۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب؟

میاں نثار گل: مهربانی جی، خنګه چې دے رور مے دا سوال دے، چې ډی آئی جی سوات سره یوه بنګله ده، ایس ایس پی سوات سره یوه بنګله ده دا مسئله په ټوله صوبه کښې ده چې د کوم ډیپارټمنټ، فرض کړه هیلته دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا نوے دغه دے، دا د ځنګلاتو سره متعلق سوال دے۔ بس دھغې جواب اوشو، ستا که څه دغه وی نو بیا فریش سوال راوړه۔

میاں نثار گل: زما مطلب جی دا دے چې دا پولیس د دې نه منع شی چې د دې نورو ډیپارټمنټ کوم عمارتونه دی، هغه په قبضوا خستی دی نو دا چې واپس شی، که کالام کښې دا مثال یو ځل شروع شو چې د ډی آئی جی سوات نه، او ایس ایس پی سوات نه بنګلے واپس واخلی نو کیدے چې په نورو صوبے کښې هم دا مهربانی اوکړی نو مونږه عنایت صاحب ته وایو چې په دے باندې مهربانی اوکړه که چرته دا واپس شي نو ټولے صوبے سره به مهربانی او رحم اوکړے۔

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ کل اتفاقاً میں گلبہار نمبر 3 میں کسی دعا کے سلسلے میں گئی تھی تو حیران کن بات یہ ہے کہ پچھلے پندرہ دنوں سے وہاں کے Residents جو ہیں، وہ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں، تو اس بات کا اگر ازالہ کیا جائے تو ان کی تکالیف بھی کم ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

جناب امیر زادہ: میرے کوئسچن کا۔۔۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): ان شاءاللہ متعلقہ ٹی ایم او کو بلا کر انکو ہدایات جاری کر دی جائینگی اور فوری طور پر وہاں کے پانی کا مسئلہ حل کیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ڈاکٹر سلیم صاحب!

ڈاکٹر محمد سلیم: پرون راسے زه شپږ آته ځله پاځیدم۔

جناب سپیکر: خه جی خه، ډاکټر محمد سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: هغه یو شاعر وائی۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا۔

جناب سپیکر! پرون راسې پینځه شپږ ځله پاڅیدم، نن راته موقع ملاؤ شوه، د ډائریکټر جنرل د طرف نه یو اشتهار ورکړے شوې دے ایکسائز اینډ ټیکسیشن، چې په Tobacco cess باندې تاسو دا ټهیکه واخلئی تر سات جون پورے او د یکم جون نه به دا شمارېږی نو دے غټو کمپنو ته چې مو څنګه طریقه کړی ده چې څومره تمباکو هغوې تاسو ته ډیمانډ درکړے دے چې دومره به آخلو نو د هغوې نه به ډیو کښې تاسو هغه پیمنټ کوئی، دا طریقه ښه نه ده چې تاسو چونګیان ځائے په ځائے باندې اولګوئی۔ په دے کښې عامو خلقو ته هم ډیر زیات تکلیف دے او واړو کاروباریانو ته هم دے۔ څنګه چې مو غټو کمپنو ته وائیلی دی چې بهئی ډیمانډ راکړئی، دغسې واړو کاروباریانو ته اووائی، هغوې به هم درله ډیمانډ درکړی، د هغوې ته په هغه طریقه باندې Tobacco cess اخلئی خو دا دے که په دے Tobacco cess کښې مونږه مهربانی کړے دے لږ کمے پکښې وے نو ډیره به ښه وه خو ځه چې نشته دے نو هغه هم خیر دے۔ پرون د بارانی پراجیکټ خبره وه نو په هغې کښې د صوابی نوم نه وو، د کرک نوم وو پکښې، د ایبټ آباد او ہری پور وو، نو بارانی پراجیکټ کښې خو مونږه له حصه نه راکوئی خو چې د تاوانی پراجیکټ خبره راشی نو هغه ټول زمونږ حصه کښې راځی، که ټول پلازه ټیکس وی، که ایکسائز ټیکسیشن ټیکس وی او که ټوبیکو سس، نو ټول به زمونږه حصه کښې راځی۔ دا خبره کوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: ظفر صاحب وائی د بونیر نه ئے هم ختموم۔

<u>ڈاکٹر محمد سلیم</u>: یو منټ، منسټر صاحب ته وایم ستاسو په ذریعه باندې۔

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی

اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

<u>جناب سپیکر</u>: *فضل ربانی صاحب*۔

<u>جناب *فضل ربانی (وزیر خوراک وزراعت)*</u>: جناب سپیکر صاحب! په دے باندې خو هغه بله ورځ ډیر لوئے بحث شوے وو دلته، او ډیرو معززو ارکانو دے طرف ته توجه راګرځولے وه۔ ټوبیکو بورډ چې کوم فیګرز ورکړی نو ډیرے وړے کمپنی دی چې هغه خبره پته شی۔ بیا هغوی وائی چې مونږه په پانچ لاکھ اخلو، ټوبیکو بورډ

وائی او هغه آٹھ لاکھ واخلی نو دا پیسے د صوبائی خزانے او ستاسو د صوبائی حکومت هلته کمے شی نو دا دلته دوئی تجاویز ورکړی وو ډیر ډیلران دی چې هغه په لاکهونو کلو ګرامه اخلی۔ یو ضلعے نه بلے ضلعے حبره ده، هغې کښې هم مونږه هلته ګورو چې یره که یو ضلع کښې ډپو نه وی نو هغه هلته هغوی له concession ورکوؤ چې هغه د باؤنډرئی نه راړولے شی۔ دے زمونږ رور ډاکټر سلیم صاحب چې کوم طرف ته زمونږ توجه راوګرځوله او هغوي شعرونه هم اووئیل، مونږه هم ورته دا وایو چې دے صوبه کښې، مرکز سره هم زمونږه لانجه روانه ده، په نټ هائیډرل پرافټ کښې هم پیسے نه ملاویږی دلته کښې هم مونږه که دوه روپئی نه ورکوؤ نو

دیوار کیا گری میرے خستہ مکان کی

یاروں نے میرے صحن میں رستے بنا لئے

(تالیاں)

<u>*ڈاکٹر محمد سلیم*</u>: منسټرصاحب، سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت باندې منسټرصاحب ته داخبره کوم چې دا اسماعیله چې په صوابی کښې ده، د هغے نه شهباز ګړهی ته واړه کاروباریان چې چا سره لس بنډلے وی، چاسره شل بنډل وی، هغه هلته ډپو ته یوسی، په هغې باندې Per kg تقریباً دوه روپئی ورکړی، ذاتی خرڅ دپاره، هغه پکښې څه ریجیکټ شی، واپس ئے اوړی، بیا ترے هلته کښې دوه روپئی Kg اخستے شی۔ بله ورځ که بیا راوړی، بیا به ترے نه اخستے شی نو زه خو د واړو کاروباریانو خبره کوم، د غټو کارخانه دارو نه کوم۔ د غټو کارخانه دارو نه ډیرے آخلئی، خیر دے ،د وړو کاروباریانو سره لږه ګزاره کوئی۔

<u>*وزیرخوراک*</u>: مونږه د ډاکټر سلیم صاحب نه په اولنی ځل دا واوریدل چې شهباز ګړهی ته تمباکو راځی، یارحسین ته، چارباغ ته صوابی کښې خپل ډپوان دی، مونږه دا حیران یو چې د مردان نه به تمباکو هلته ځی۔ په دے وجه باندې په دے کښې ان شاء الله اصلاحات کیدے شې او څنګه چې عبدالاکبرخان صاحب وئیلی وو چې داسې اصلاحات دے اوشی چې هغه ریکوری زیاته شی نو ان شاء الله په هغې باندې مونږه توجه ورکوؤ۔ کوم مسائل چې داسې دی هغه

محمد علی شاہ باچا ناست دے، د هغوې مسئله هم داسې ده، په هغې باندې ان شاء اللّٰه مونږه خبره کوؤ چې هغه زمیندار و ته تکلیف ملاو نه شی هغه ډیلران چې هغه حکومت ته څه نه ورکوی، ټوبیکو بورډ کښې خپله کوټه نه آخلی او هغوی پټ په پټه د دریاب په لار باندې په لانچونو کښې او په بیړو کښې خپل تمباکو تیروی راتیروی او حکومت ته هم څه نه ورکوی او په بلیک باندې هغوې سګریټ هلته خرڅوی، په هغوی باندې مونږه د چیک ساتلو دپاره دا څیز کوؤ۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

215۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف): آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماہی پروری دریائے سوات میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل کے لئے اقدامات کرہی ہے;

(ب): آیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے سوات میں ٹراؤٹ مچھلی آنے سے مقامی مچھلی کی نسل روز بروز ختم ہورہی ہے;

(ج): اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مقامی مچھلیوں کی نسل کے تحفظ کے لئے کیااقدامات کررہی ہے;

وزیر ماحولیات:(الف): ہاں یہ درست ہے۔دریائے سوات کے اوپر وادی کالام کے علاقہ میں ٹراؤٹ مچھلی کی نسل کو برقرار رکھنے کے لئے مدین کے مقام پر ٹراؤٹ فش ہیچری کام کررہی ہے۔

(ب): یہ درست نہیں ہے کہ ٹراؤٹ مچھلی کی وجہ سے مقامی مچھلی کی نسل ختم ہورہی ہے۔دریائے سوات میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش عرصہ درازیعنی قریباًایک صدی سے جاری ہے۔اوراس کے ساتھ مقامی مچھلی کی نسل بھی دریاکے استعداد کے مطابق موجود ہے۔وادی سوات میں ماہوڈھنڈ سے لیکر بحرین تک ٹراؤٹ مچھلی پائی جاتی ہے۔یہ علااقہ سیاحوں کی دلچسپی کامرکز ہے۔اورٹراؤٹ مچھلی یہاں کی محبوب ترین غذا ہے۔مدین سے نیچے باقی دریائے سوات میں مقامی مچھلی وافر مقدار میں موجود ہے۔اور لائسنس یافتہ شکاریوں کی آمدنی کا بڑاذریعہ ہے۔

(ج): مقامی مچھلی کی نسل کے تحفظ کے لئے حکومت راست اقدامات کررہی ہے۔اس میں خصوصاً نسل کشی کے موسم میں جال سے شکار پر مکمل پابندی عائد کی جاتی ہے تاکہ قدرتی موسم میں انڈے دینے والی بالغ مچھلی کو تحفظ مل سکے اور انکے بچوں کی افزائش کو یقینی بنایا جاسکے۔ غیر قانونی طریقوں سے شکار ماہی پروری کنٹرول رکھا جاتا ہے۔آج کل یہ تمام اقدامات ضلعی حکومت کے زیر انتظام ماہی پروری کا محکمہ بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔مقامی مچھلی جسے عرف عام میں سواتی مچھلی کہا جاتا ہے، کی نسل کو قدرتی طور پر کوئی خطرہ درپیش نہیں ہے۔اگر مقامی ضلعی حکومت غیر قانونی طریقوں یعنی بندی کے موسم میں شکار، زہر اور ڈائنامائٹ کے ذریعے شکار پر قانونی پابندی کو موثر بنائے،اور اس زمرہ میں درج شدہ غیر قانونی شکار کے متعدد التواء میں پڑے ہوئے مقدموں کو لازمی طور پر نمٹایا جائے، تو ایسے قانون توڑنے والے عناصر کی حوصلہ شکنی ہوسکے گی اور مچھلی کی نسل کو انسان سے درپیش خطرہ ٹل جائے گا۔

249۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ؛

(الف): آیا یہ درست ہے کہ کاغان فارسٹ ڈویژن میں شوگراں کے مقام پر محفوظ جنگلات (Reserved Forests) موجود ہیں،

(ب): آیا یہ درست ہے کہ شوگراں میں ایک پرائیویٹ ہوٹل کا کچھ حصہ ناجائز قبضے کے طور محفوظ جنگلات میں تعمیر کیا گیا ہے،

(ج): اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے غفلت اور کوتاہی برتنے والے محکمہ کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟ نیز حکومت سرکاری زمین جنگل کی اراضی کو قبضے میں لینے کے لئے کیا اقدامات کررہی ہے،

وزیر ماحولیات: (الف) یہ درست ہے۔

(ب): مذکورہ ہوٹل سرکاری جنگل سے ملحقہ مالک کی اپنی زمین پر تعمیر کیا گیا تھا۔ بہر حال 10 ستمبر 1995 کو محکمہ جنگلات اور محکمہ مال کی ایک ٹیم نے موقعہ پر ڈیمارکیشن کی جس سے یہ پتہ چلا کہ مذکورہ ہوٹل کا کچھ حصہ سرکاری زمین پر تعمیر ہوا ہے۔ہوٹل کے مالک نے اس ڈیمارکیشن کو صحیح تسلیم نہیں کیا ہے ۔

(ج): چونکہ شروع میں موقع پر ذاتی رقبہ اور سرکاری زمین کی حدود واضح نہیں ہیں لہذا کسی اہلکار کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ بہر حال محکمہ جنگلات نے تجاوز کا علم ہوتے ہی اس کو واگزار کرنے کی کوشش شروع کی تاہم متعلقہ قابضین نے عدالت سے رجوع کرکے حکم امتناعی حاصل کرلیا۔ اب یہ کیس ایڈیشنل سیشن جج مانسہرہ اور سنئیر سول جج مانسہرہ کی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ محکمہ دونوں کیسوں کی باقاعدگی سے پیروی کررہاہے۔ جونہی کوئی عدالتی فیصلہ ہوا تو اس کی روشنی میں مزید کاروائی کی جائیگی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: نیکسٹ جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، بغرض منظوری ایوان کو پیش کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Leave is granted and the setting is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی کردی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

لوکل گورنمنٹ کے تحت ضلعی ناظمین کے خلاف تادیبی کاروائی کے لئے طریقہ کار کا تعین/رولنگ

Mr. Speaker: Please Malik Sahib, one minute. The Provincial Assembly of the North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, hereinafter referred to as the said rules, do not provide any procedure to deal with the matter contained in Section 23 of the North West Frontier Province, Local Government Ordinance, 2001, (N.W.F.P Ordinance No. XIV of 2001) hereinafter referred to as the said Ordinance. Now, therefore, in exercise of the powers conferred on me by rule 241 of the said rules, I, Bakht Jehan Khan, Speaker of the Provincial Assembly of

North West Frontier Province, hereby direct that the following procedure shall be followed to deal with the said matter:

(1) The chief executive of the Province, if he is of the opinion to move a motion under section 23 of the said Ordinance, shall give at least three days notice of intend together with a copy of the motion so intended to move to the Assembly Secretariat.

(2) The notice along with the motion shall be given by the Chief Executive either directly or through the Minister.

(3) The motion when moved shall at once be referred to a Special Committee to be constituted for this purpose with the directions to hear the Zilla Nazim and submit its report within seven days.

(4) The committee on receipt of motion, etc., shall issue notice along with statement of allegations contained in the motion, to the Zilla Nazim, calling upon him to appear in person and explain within such time as may be specified in the notice, which shall not be less than three days as to why he should not be recalled from the office of Zilla Nazim on the grounds stated in the motion.

(5) The Committee while hearing Zilla Nazim shall adopt such summary procedure as it deems proper.

(6) The Committee after hearing Zilla Nazim shall prepare a report along with its recommendations and present to the Assembly within the time fixed in the reference.

(7) The Assembly Secretariat on receipt of the report shall present to the Assembly along with the motion for voting.

(8) The Assembly Secretariat shall communicate the result of the motion to the Chief Secretary, Government of N.W.F.P., as early as possible for issuance of a notification in the Official Gazette.

In order to deal with the motion, received from the Chief Executive of the Province, against Mr. Muhammad Iqbal Khan, the Zilla Nazim, Bannu, under section 23 of the North West Frontier Province,Local Government Ordinance 2001, read with order No. PA/NWFP/Logislation-11/2003/15270 dated 3-6-2003 a special committee consisting of the following members is hereby constituted. Mr.Khalid Waqar, M.P.A. (Chairman), Sardar Muhammad Idrees, Minister for Local Government, Ex-officio Member, Alhaj Muhammad Ayaz Khan, M.P.A., Maulana

Muhammad Idrees, M.P.A., Dr. Zakirullah Khan, M.P.A., Mr.Abdul Akbar Khan, M.P.A., Mr. Faisal Zaman, M.P.A. and Maulana Nizamuddin, M.P.A.

The following shall be the terms of reference of the committee:-

(a) To inquire into the allegations of misconduct leveled against the said Zilla Nazim and to record its findings thereon.

(b) To provide opportunity of personal hearing to the said Zilla Nazim while dealing with the matter. Record his defense if any and place documents on record if any, produced by him in support of his defense.

(c) To make recommendations whether the said Zilla Nazim is guilty of misconduct as alleged in the motion under reference which requires it placing before the Assembly for voting.The Committee shall complete the inquiry and submit its report within seven days of the receipt of the reference.

In order to deal with the motion received from the Chief Executive of the Province against Maulana Ubaidullah Khan, the Zilla Nazim Kohistan, under section 23 of the North West Frontier Province, Local Government Ordinance, 2001, read with order No. PA/NWFP/Legislation 11/2003/15270 dated 3-6-2003, a Special Committee consisting of the following members is hereby constituted. :-

Mr. Khalid Waqar,M.P.A. (Chairman), Sardar Muhammad Idrees, Minister for Local Government,(Ex-officio member), Alhaj Muhammad Ayaz Khan, M.P.A.,(Member), Maulana Muhammad Idrees, M.P.A. (Member), Dr.Zakirullah Khan, M.P.A., (Member), Mr.Abdul Akbar Khan, M.P.A. (Member), Mr.Faisal Zaman, M.P.A, (Member) and Maulana Nizamuddin, M.P.A (Member).

The following shall be the terms of reference of the Committee:-

(a) To inquire into allegations of mis- conduct leveled against the said Zilla Nazim and to record its findings thereon.

(b) To provide opportunity of personal hearing to the said Zilla Nazim while dealing with the matter .Record his defense if any and place documents on record if any, produced by him in support of his defense.

(c) To make recommendations whether the said Zilla Nazim is guilty of mis-conduct as alleged in the motion under reference

which requires it placing before the Assembly for voting.The Committee shall complete the inquiry and submit its report within seven days of the receipt of the reference.

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔ (مداخلت) موقع درکوم خو دے مخکبنې پاخیدلے وو۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی وساطت سے، ہمارے انور کمال صاحب نے جو ایک Point raise کیا تھا، اس کی بابت میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر ہے جناب۔

جناب سپیکر: اگر رولز کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو رولز Quote کریں۔

رسمی کارروائی

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے جو آج کے اخبارات میں چھپا ہے اور انور کمال صاحب نے بھی اس پر بہت اچھی تجاویز اور گزارشات کیں لیکن میں اس سے متفق نہیں ہوں کہ ہم سنٹر کے ساتھ یا سنٹر کو صوبے میں دعوت دیتے ہیں کہ آپ صوبے کے اختیارات میں مداخلت کریں۔ جناب شیخ رشید صاحب نے جو کل پریس کانفرنس کی ہے، میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ جو پریس کانفرنس ہوئی ہے، اس میں انہوں نے ہمارے اختیارات میں مداخلت اور انتظامی امور میں تبدیلیوں کے متعلق کوئی ذکر جو کیا ہے، میں سمجھتا ہں کہ یہ ہمارے صوبے کے اختیارات میں ایک مداخلت ہے اور جو یہ مداخلت کر رہے ہیں جی، اس میں واضح طور پر، یہ تاثر عوام اور عوامی نمائندوں کو دینے کی کوشش کی گئی ہے اور جس طرح انہوں نے فرمایا کہ ہم بعض انتطامی امور چیف منسٹر سے لے رہے ہیں یا انتظامی تبدیلیاں کر رہے ہیں، تو انتظامی تبدیلیوں میں سب سے واضح بات ہے کہ ان میں سے چیف منسٹر صوبہ سرحد کی Consent لی جاتی ہے نہ کہ یہ کہ انہوں نے اپنے طور سے کبھی بھی، یہ Precedent موجود نہیں ہے، یہ طریقہ کار موجود نہیں ہے کہ سنٹر گورنمنٹ نے کبھی اس سے پہلے بھی ایسا کوئی بیان دیا ہو۔ انہوں نے آئین سازی اور قانون سازی کے متعلقہ کہا ہے، ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قانون جو صوبے کے اختیار میں نہ ہو، جو بھی قانون سازی کی ہے، وہ آئین کے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے قانون سازی کی ہے اور ریکارڈ پر موجود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم جو صوبے کے دائرہ اختیار میں آتے ہوں، ان قوانین

کے لئے بھی اجازت ہم سنٹر گورنمنٹ سے لیں۔ بلکہ یہ ہمارے اختیارات ہیں، صوبے کے اختیارات ہیں اور صوبے ہی اس کے مختیار ہیں کہ وہ قانون اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے اور آئین کے دائرہ میں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! اس پر تو کسی نے اعتراض نہیں کیا ہے۔ جو یہ بات کر رہے ہیں، اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا ہے یا انور کمال خان نے کوئی ایسی بات کی ہو۔ وہ علیحدہ ایک بات ہے کہ۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں اسی طرف آرہا ہوں، ان کے اعتراض کی طرف بھی آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، قانون سازی پر تو کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

وزیر قانون: جوڈسٹرکٹس ناظمین کے متعلق بات ہوئی ہے، میں اس کے حوالے سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(قطع کلامی)

Ms. Riffat Akbar Swati: Sir, The Honourable Chair should be addressed.

(Interference)

Mr. Speaker: Please, please.

قائد حزب اختلاف: نہیں، انور کمال صاحب نے سر، یہ بات کی ہے کہ۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: ناظمین کے خلاف جو اقدامات کئے گئے ہیں، وہ On the floor of the House اور سب کے سامنے، ان پر گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب اس پر بات بالکل بے جا ہے۔

قائد حزب اختلاف: میں اس پر گزارش کرنا چاہوں گا۔

وزیر قانون: میں اس پر گزارش کرتے ہوئے کہ اس پر تھوڑی سی Debate کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں اس ہاؤس کی۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میں نے بھی اس پر بات کرنے کے لئے آپ سے اجازت طلب کی تھی۔

Mr. Speaker: Please, please, please.

جناب مشتاق احمد غنی: سر! آپ مجھے بھی اس کی اجازت دیں۔ آپ نے Honourable Minister کو کیوں اجازت دی؟

وزیر قانون: سر! ایک قانونی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ بیٹھ جائیے، آپ بیٹھ جائیے، جی منسٹر صاحب پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ مرکز گریز کرے جو فیصلے ہوتے ہیں اس صوبے میں، اس کی وجہ سے یہ نقصان ہو رہا ہے اور یہی تجاویز دینا چاہتے ہیں کیونکہ ان کو صوبے کے بہترین مفاد میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: اور سر، جو انہوں نے شیخ رشید کو Quote کیا ہے، وہ ہمارے صوبے کا معاملہ نہیں ہے، وہ سنٹر کا معاملہ ہے۔ اس کو اس فلور پر لانے کی ضرورت ہی نہیں میرے خیال میں۔

وزیر قانون: سر، ہم بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ صوبے کے بہترین مفاد میں نہیں ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: ایسے کچھ اقدامات ہوئے ہیں اس صوبے میں۔

(شور، قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر میں فلور عبدالاکبر خان کو دے رہا ہوں۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس طرف سے بھی Honourable Members چاہتے ہیں اور اس طرف سے بھی Honourable Members چاہتے ہیں تو اس پر ایک Adjournment

motion لائی جائے اوراس کو پھرایڈمٹ کرلیں، پھراس پراگرکوئی بحث کرناچاہتاہےاوراگررولزاس کے حق میں ہوں تواس پربحث کرلیں گے۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: I agree with your proposal. Mr. Mukhtiar Ali M.P.A to please move his adjournment motion No.177 in the House. Mr. Mukhtiar Ali.

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: نہیں، قلب حسن! اس کے بعد میں آرہاہوں،ادھر ہی آرہاہوں۔

جناب مختیارعلی: شکریہ۔جناب سپیکر صاحب! "ایوان کی معمول کی کاروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ کرک بازار سے باہر تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کرک نے جنرل بس سٹینڈ جون 1999 میں تعمیر کیاہے جس کو ابھی تک شروع نہیں کیا گیا۔ مقامی پولیس نے کرک بازار کے اندر غیر قانونی اڈے کھولے ہوئے ہیں اور اس کے برعکس لاکھوں کے فنڈز سے تعمیر شدہ جنرل بس سٹینڈ ویران پڑا ہے جس سے سرکاری خزانے کو سالانہ لاکھوں روپے کی آمدن سے محروم کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی مقامی لوگوں میں سخت مشکلات اور پریشانی پائی جاتی ہے لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر! مہربانی جی۔

جناب زرگل خان: دا خوډیر سخت ظلم دے جی چې چالیس لاکھ روپئی لګیدلے دی او بیا هغه عدالتونو هم فیصله کړې ده او دا یعنی پالیسی هم ده چې دا اډے د بنارونو نه بهر وی۔ خو په دے باره کښې دا حکومت خاموش یا پولیس والا، کیدے شی چې دا ملاؤ وی، دننه دا ګټه جوړ شروع وی۔ نو دا خو سخت ظلم دے۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب، د کرک خبره ده؟

جناب مختیارعلی: زه لږ غوندې په دے کښې دا وضاحت کومه جی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! دده نه روستو۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر !زه د-----

جناب سپیکر: ستا سو او کړئی که څه خبره وی۔

جناب مختیار علی: زه دا خبره کومه جی چې زه یو دا سې مظلوم دلته کښې فریاد کول غواړمه جی چې هغه د ټی ایم اے یعنی تحصیل میونیسپل کارپوریشن په سره څلویښت لکهه روپئی په دغه جنرل بس سټینډ باندې Agreement اولګولے۔ او هغه ته 1999 نه درے کاله اوشو ، یوه روپئی آمدن هم نشته دے۔ سوچ جی پکار دے چې لس روپئی یو سړے نن اولګوی او هغه ته آمدن نه راځی نو دا ډیره دا افسوس خبره۔ دغه مظلوم د هر دغه دروازه اوټکوله، تر دے چې سیشن کورټ او ہائی کورټ هم د هغه په حق کښې فیصله کړې ده او ډسټرکټ ناظم، سیکرټری لوکل ګورنمنټ او منسټر لوکل ګورنمنټ په دے کښې ډیره Correspondence کړی دی خو دغه مقامی پولیس چې کوم، هغه د هغوی په دغه کښې خبره نه کوی نو زه دا وایم چې دا ډیره د افسوس خبره ده چې دلته کښې مونږه اکثر د رولز د Implementation خبره کوؤ۔ پرون هم په دے باندې بلا خبرې شوې دی۔ د پختونخوا قرارداد پاس شوې،د رولز د Implementation خبره، چې بیا روروستو نه دے شوې۔ پرون دلته کښې د شریعت نفاذ بل پا س شوې دے ، دا مونږه وایو چې ډیره د افسوس خبره به وی چې روستو دا هم Implement کیږی نه۔ لږ په دے باندې غور پکار دے۔دغه مظلومانو خلقو او دغه خلقو ته ریلیف پکار دے۔ دا سړے چرته لاړ شی؟نن دا اہم مسئله چې ده دا ما دے اسمبلی ته راوړه۔ تاسو لږ پے دے باندې غور اوکړئی چې دے سړی ته ریلیف ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!زه مختیار خان ډیر شکر ګزار یمه په وجه د دې چې دا د صوابئی دے او د کرک د په معاملو باندې هم خبرې دے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل، دا خو د صوبائی اسمبلی ممبر دے۔

میاں نثار گل: زه د ده شکریه ادا کومه کنه۔ خو خبره دا ده جی چې ملک ظفر اعظم هم ناست دے ، میاں نثار هم ناست دے ، مونږه د ده ایم پی اے د حلقه پی ایف

40او د حلقه پی ایف 41د ے اسمبلئی کښې موجود یو۔ دا اډه بالکل شته، دا هلته کښې اډه چلیږی هم۔ خو دا اډه چې کومه ده، دا ماته پته ده او ملک ظفر اعظم ته پته ده چې دے نه ځومره مسائل جوړیږی او څنګه دے دا بدله شی۔ زه ایوان کښې ستاسو وساطت سره ظفر صاحب ته هم وایم چې مونږ هلته کښې به کښینو، د علاقے مشران به هم کښینووا!ډی سی او هم شته ، ظفراعظم صاحب هم شته او میاں نثار هم شته، نو شکر الحمدلله مونږ د اډے مخالفت نه کوؤ خو هلته کښې چې خلق څه غواړی، پکارداده چې هغه اوشی۔ نو زه دے ایوان کښې دا وایمه چې که د ظفر صاحب هم خوښه وی، مونږ به هلته، ایم این اے هم شته، میاں نثار هم شته، ملک ظفراعظم هم شته، مونږ به هلته کښینو، یو داسې Solution به ئے راوباسو چې د خلقو سبا هلته د لاء اینډ آرډر مسئله جوړه نه شی۔ دا به صوابئی کښې ناست وی او مونږ ته به ئے هلته غټه مسئله جوړه کړے وی۔ نو داسې نه چې رور مے بیا رانشی او هلته خلق مونږ په کاڼرو اوولی۔ نو زه ده ته دا سوال کومه۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ایډمټ شوې لا نه دے۔ لږ او دریږئی، د حکومت مؤقف په دے باره لږ آؤرو۔ سردار محمد ادریس صاحب، آنریبل مسنټر فار لوکل ګورنمنټ۔

<u>سردار محمد ادریس(وزیر بلدیات ودیہی ترقی):</u> *تھینک یو۔ جناب سپیکر، مختیار صاحب ایم پی اے، آنریبل ممبر صوبائی اسمبلی نے بڑااہم مسئلہ اور یہ کافی دیرینہ وہاں کا جو مسئلہ تھا، فلور پر لائے ہیں۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ہائی کورٹ بھی اس سلسلے میں فیصلہ کرچکا ہے لیکن کرک کے لوگ دو حصوں میں Divide ہوچکے ہیں۔ اس پہ گزارش یہ ہے کہ یہاں پر کرک کے ممبران صوبائی اسمبلی بیٹھے ہیں۔ یہ آپس میں بیٹھ کر وہاں کے ممبر قومی اسمبلی کو بھی بٹھاکے، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ بھی بیٹھ جائیں، یہ متفقہ طورپر فیصلہ کرنا ہے کہ اس کو کس طرح سے کرنا ہے۔ اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس کا جو ہائی وے ہے، وہ دوسری طرف سے جاتا ہے۔ جس سائیڈ پہ اڈہ ہے، لوگوں کا Flow اس طرف نہیں ہے۔ تو وہاں کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق یہ بات ٹھیک ہے کہ وہاں پر چالیس لاکھ روپے لگے ہیں لیکن آپ کسی کو بھی مجبور نہیں کرسکتے کہ سارے کے سارے اڈے ادھر ہی جائیں۔ اور اس بات پر اگر صوبائی اسمبلی*

کے ممبران جو وہاں کے منتخب نمائندے ہیں، اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں کہ وہاں پر چالیس لاکھ روپے لگے ہیں اور اگر سارے اڈے وہاں پر منتقل ہو سکتے ہیں تو لوکل گورنمنٹ اور پولیس کو ہم دوبارہ لکھیں گے، وہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گی۔ ہم اس مسئلے کو Sort out کرنا چاہتے ہیں اور یہ ممبران اسمبلی بیٹھ کر اور وہاں کے جو دوسرے عمائدین ہیں، عمائدین شہر کو بھی بٹھالیں اور اس مسئلے کو Sort out کر دیں۔ اگر ہم یہاں پر یکطرفہ طور اسکا فیصلہ کر دیتے ہیں تو پھر بھی یہی وہی مسئلہ ہوگا۔ ہم یہاں پر فیصلے کرتے رہیں گے لیکن وہاں پر عملی طور پر Implement نہیں ہو سکے گا اس لئے کہ ڈسٹرکٹ ناظم کرک کی بھی اس سلسلے میں مختلف رائے ہے۔ تو اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ ایم پی ایز ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور وہاں موقع پر جا کر، میں ان کے ساتھ کرک جانے کے لئے تیار ہوں اور ہم وہاں پر اس مسئلے کو Sort out کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خلیل عباس صاحب، نہ شوک چې Mover دے، هغه حو لا ایډمټ شوے هم نه دے او منسټر صاحب ورته یقین دهانی اوکړه چې کښینو او د دې به Actual solution راؤباسو۔

<u>جناب خلیل عباس خان</u>: دا د منسټر صاحب هم هغه، که ماته مویو منت راکړو، لکه هم دغه کښنې زه لږ-----

<u>جناب سپیکر</u>: خه جی۔

<u>جناب خلیل عباس خان</u>: شکریه۔ منسټر صاحب خو ډیرے ښه خبرې اوکړے، د دې مسئلے د حل دپاره هغه کوشش کوی او د هغوې په نوټس کښې هم وه خو هغې سره سره زه به یوه خبره دا Add کړم چې هر کله دا اډه جوړیده نو د دې باقاعده چې کوم سړی سره دا چې چا جوړه کړې ده، هغه سره، هغه سره باقاعده د حکومت او د ټی ایم اے یو Agreement شوې دے۔ د خلقو Flow هغه طرف ته نشته، د منسټر خبره بالکل ټهیک ده جی خو مقررخو د سائیټ چې کوم Selection دے، هغه ټی ایم اے کړے دے جی، هغه ډسټرکټ ګورنمنټ کړے دے، ټی ایم اے کړے دے۔ هغې نه پس هغه ته هغې باندې د کار کولو اجازت ملاؤ شوے دے۔ زما دا استدعا ده ستاسو په توسط سره د منسټر صاحب ته چې

کم ازکم چا چې دا جوړ کړے دے ، هغه په، منسټر صاحب هم دا ایډمټ کړه ، هغه څلویښت لکهه روپئی په هغې لګولی دی،هغه ته دخپلے څلویښت لکهه روپئی ملاؤ شی۔ بیا دے د هغې فیصله اوشی۔که هغه ځائے کښې دغه کوی او که هر ځائے کښې ئے کوی۔ زما دیکښې دا عرض دے چې یو سړے چې هغه خپل هر څه خرڅ کړل، دریو څلورو کالو راسے هغه رازوړند دې،د ګورنمنټ د احکاماتو مطابق هغه کار کړے دے نو د هغه مظلوم دے کښې څه قصور دے ؟مهربانی دے اوکړے شی منسټر صاحب دے مونږ ته دا یقین دهانی اوکړی چې چا Investment کړے دے چې هغه ته خپلے پیسے ملاؤ شې او بیا چې څنګه د عوامی خواهشاتو مطابق د هغې ځائے منتخب نمائندګانو مطابق چې څه فیصله کوی، هغه دے اوشی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!زما خیال دے چې منسټر صاحب خو ډیر درنه خبره اوکړه او مونږ دده قدر هم کوؤ اور ہم اس کی قدر بھی کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ Concerned MPA along with MNAادھر بیٹھ کے۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Along with mover.

میاں نثار گل: Along with mover ادھر بیٹھ کے مسائل حل کریں لیکن میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں ان دونوں بھائیوں سے کہ ایک ہے حلقہ 40اور ایک ہے حلقہ 41، آئندہ کے لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ اگر کرک کے مسائل کے متعلق۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے،اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

میاں نثار گل: ٹھیک ہے،اس نے، مجھے عرض کرنے دیجئے۔

جناب خلیل عباس خان:۔ سر!دیکښې زما دا درخواست دے چې مونږ به د ټولے صوبے د مسائلوذکر کوؤ جی۔۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: مجھے عرض کرنے دے جی۔مجھے عرض کرنے دیں صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: مونږ ته حق دے که صوابئی کښې څه خبره وی که په بنوں کښې څه خبره وی که په ډیره اسماعیل خان کښې وی۔

میاں نثار گل: ما دا اووئے چې ملک صاحب هم ناست دے ، میاں نثار هم ناست دے۔

جناب خلیل عباس خان: زما جی د منسټر صاحب خبره سره مکمل اتفاق دے۔ زما دیکښې هیڅ غرض نشته چې اډه هر ځائے کښې جوړیږی، د عوامی خواهشاتو مطابق دے اوشی خو زه صرف دغه هومره خبره کوم چې مونږ شوک یو (شور) دا مسئله دے حل شی جی۔

جناب سپیکر: سردار محمد ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! انہوں نے بہت اچھی تجویز دی ہے لیکن پرائیویٹ پبلک سیکٹر کے Partnership سے جو بھی منصوبہ شروع ہوتا ہے، وہاں پر پرائیویٹ سیکٹر میں جو لوگ پیسہ لگاتے ہیں، ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے تھا کہ لوگوں کا Flow اس طرف نہیں ہے۔ اور یہ اگر ساری بات کہ ہم اس کا پیسہ دے دیں۔ یہ بات نامناسب نہیں ہے لیکن جہاں پر، جو کچھ اس سلسلے میں، جب ہم سب بیٹھیں گے، ممبران اسمبلی نے جو بھی تجویز دی، اس کو ہم بسر و چشم قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب خلیل عباس خان: د ځائے ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: سر! میں یہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں جی آپ کے توسط سے کہ آیا یہ جگہ جس پر اڈہ بنا ہے، یہ اس فرد نے اپنی مرضی سے بنایا ہے یا اس کو اس کے آرڈر ملے تھے یہاں پر کام کرنے کے؟

جناب سپیکر: میرے ۔۔۔۔

میاں نثار گل: زه دے معزز رکن ته دا یو سوال کومه په دے اسمبلئی کښې چې آیا ده دا اډه کتلے ده پخپله په نظر باندې؟

جناب مختیار علی: آؤ۔

میاں نثار گل: دے د ماته اووائی چې ده دا اډه کتلے ده؟

جناب مختیار علی: اؤ، اؤ۔

میاں نثار گل: واللہ کہ ئے کتلے وی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: اوچت شه که دے کتلے وی۔ تاته پته هم نشته چې دا اډه جوړه چرته ده؟ (تالیاں) واللہ که تاته پته وی۔ خو چا سفارش درته کړے دے او لګیائے، تا اډه کتلے نه ده نو څنګه وائے چې اډه کوم ځائے کښې ده؟

جناب سپیکر: جی امیر رحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان: څنګه چې منسټر صاحب اووئیل چې هائی کورټ فیصله ورکړې ده، په هر ضلع کښې په هر ځائے کښې دغه رول مطابق اډے کهلاؤ شوې دی۔ زه به تاسو ته وړوکے شانتے یو مختصر مثال درکړم چې په ضلع صوابئی کښې هم دغه شان یو ټهیکیدار دے، ظاهر حسین نوم ئے دے، هغه هم اډه کهلاؤ کړې ده او د دیرشو کالو دپاره هغه سره ایګریمنټ شوې دے باقاعده په هغې، چې کله په هغه اډه کښې نیلام اوشی نو 30% پکښې ګورنمنټ ته ورکوی، نورے پیسے هغه له ورکوی۔ دغه شانتې په دکانونو کښې چې کومے کرائے اخلی، نو هغه هم هغه ټهیکیدار اخلی نو دغه شانتے ټی ایم اے ته نوره حصه ځی۔ نو زه هم د دې خپلو ملګرو دا مرسته کومه، ددوی ملګرتیا کومه چې ده نه دے په دیکښې په Percentage باندې هم څه مقرر کړے شی او که دغه شان نه شی کولے نو څنګه چې دوی اووئے د دریو کالو نه دده پیسے بند دی، نو مهربانی دے اوکړے شی، ده ته دے خپلے پیسے واپس شی او په هغې باندې دے منافع اولګولے شی چې د دې غریب دا ګناه معاف شی۔ نو مونږه باقاعده د دې حمایت کوؤ۔

جناب سپیکر: جی سردار محمد ادریس صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: دے باره کښې جی زه هم یو ضمنی عرض کوم۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړه۔

مولانا محمد ادریس: هغه څلویښت لکهو روپو والا غریب څوک دے؟ که لږ وضاحت اوکړی۔

جناب کاشف اعظم: لږه نا مه خو دے دوئی اوښائی چې دا سړے دے څوک؟

جناب خلیل عباس خان: نور احمد خان نوم ئے دے، یو مظلوم دے جی۔ هائی کورټ هغه د پاره فیصله کړې ده، لوئر کورټس کړې ده جی۔ مونږ څه د ځان نه په دے فلور آف دی هاؤس خبره نه کوؤ۔

جناب سپیکر: ګوره زما سره۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: سټینډنګ کمیټئی ته ئے ریفر کړے جی۔

جناب سپیکر: نه جی، زما سره د دې نه سوا بل Option نشته چې دا موشن چې کوم دے، دا هاؤس ته Admission کړم Put up د پاره۔ خو که د منسټر صاحب په یقین دهانئی باندې تاسو کښېنا ستئی، مطلب دا دے د هغې پورے به، څنګه چې ئے اووئے، ټولے خبرې، که Agreement دی، که څه دغه وی، موقف به پوره واوریدے شی او فیصله به اوکړی۔ دا منسټرصاحب چې کومه یقین دهانی اوکړه۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر! یہ جو شہر سے باہر جتنے بھی اڈے منتقل کئے جا رہے تھے یا جو بھی معاہدے ہوتے ہیں وہ لوگوں کی سہولت کے لئے ہوتے ہیں، عوام کی سہولت کے لئے ہوتے ہیں لیکن زبردستی سے عوام کو پکڑ کر ہم ان اڈوں کی طرف نہیں لے کے جا سکتے۔ جہاں جہاں معاہدے ہوئے ہیں ان پر ہم از سر نو غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ Feasibility کے بعد کس کو وہاں پر Specification کے وقت۔۔۔۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: لیکن پرائیویٹ سیکٹر کی اس کے ساتھ جو Participation ہے، وہ زبردستی نہیں ہوتی ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر نے جو Participation کی ہے، اس نے اپنی مرضی کے ساتھ کی ہے۔

Mr. Speaker: Please, he is already on the floor. Minister is already on the floor.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: پرائیویٹ سیکٹر نے جو وہاں پر Participation کی ہے، وہ اپنی مرضی سے کی ہے لیکن جب ہم بیٹھیں گے تو اس پر Detail میں بات کریں گے۔ یہ میری گزارش ہے کہ کرک کے

لوگ، کرک کے ایم پی ایز ہیں، وہ بیٹھیں اور اس کے ساتھ ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ہم ان کو کسی سطح پر Accommodate کر سکتے ہیں تو وہ ہم ان شاءاللہ تعالیٰ ضرور کریں گے اور جو کچھ بھی ہم اس ضمن میں کر سکیں۔ جن لوگوں کا پیسہ وہاں پر ضائع ہوا ہے، جو Investment ضائع ہوئی ہے Whatever we can do، میں یہاں پر یہ ایڈمٹ کرتا ہوں، ان شاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ضرور کریں گے جو کچھ بھی ہم سے ہو سکا۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شاہ راز خان۔

جناب شاہ راز خان: زما گزارش دا دے-----

جناب امیر رحمان: سٹینڈنگ کمیٹی تہ ئے ورکړئی۔

جناب شاہ راز خان: زه د دې موقع نه لږه فائده اغستل غواړمه جی چې په بټ خیله-----

جناب سپیکر: شاه راز خان۔

جناب شاہ راز خان: چې په بټ خیله کښې کومه اډه ده نو هغه په شپږ کناله زمکه باندې مشتمل ځائے دے او د دې نه مخکښې چې کومه اډه وه نو هغه پندره کنال ځائے وو۔ اس ئے ټول روډ هغې بلاک کړے دی۔ نو زما د منسټر صاحب په خدمت کښې دا درخواست دے چې که دغه اډه هم د دغه ځائے نه لرے کړی نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! په دے باره کښې څه وائی؟

سید قلب حسن: نه نه، بله خبره ده۔

جناب سپیکر: نه نه اودریږه، د دې Adjournment motion زما په خپل خیال مختیار علی خان تاسو او منسټر صاحب به یو ځائے کښې کښېنئی۔

جناب مختیار علی: ٹھیک شوه جی۔

جناب سپیکر: او مسئله به Sort out کړئی۔

جناب مختیار علی: ٹهیک شوله جی۔

جناب سپیکر: Not pressed۔ جی قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: ستاسو سر، توجه د یوے اهم مسئلے غاړے ته اړومه۔ تاسو اوس ذکر اوکړو د ډسټرکټ ناظمینو، کمیټو په باره کښې۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب قلب حسن: دیکښې تاسو اپوزیشن نه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورئی جی، هغه Announce شوی دی، هغه Announce شوې دی۔

تاسو قلب حسن،تاسو دیکښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: گوره رولز تاسو جوړ کړی دی۔ Powers مورا کړی دی۔

سید قلب حسن: تاسو باندې به بیا Objection وی چې یره دا خو، هغوی هسې هم ستاسو خلاف دی۔

جناب سپیکر: بیا به دے اسمبلئی ته راځی۔

سید قلب حسن: دا خو پکار داد چې کم ازکم 50% تاسو اپوزیشن نه واخلئی چې هغوی ستاسو فیصله اومنی Otherwise هغوې به ستاسو فیصله نه منی۔

جناب سپیکر: گوره داسې چل دے، دا Powers چې کوم دی کنه یو خو ستاسو په چئیر باندې دغه کوئی، دا رولز تاسو جوړ کړی دی، د 241 لاند۔ پلیز۔

سید قلب حسن: دا ستاسو اختیار دے خو مونږ تاسو ته ریکویسټ کوؤ چې ستاسو دا فیصله اومنی۔

جناب سپیکر: پلیز، فیصله شوې ده۔ ان شاء اللّٰه چې هاؤس ته راشی، هاؤس به بیا د دې فیصله کوی۔

سید قلب حسن: هاؤس کښې به بیا تاسو ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هاؤس به دا فیصله کوی جی، هاؤس۔ فریدخان صاحب!ستاسو ایډجرنمنټ موشن دے خو منسټر صاحب زما په خیال په څه ضروری کار باندې لاړ شو۔ نو سبا ته ئے پرېږدو که څه چل اوکړو؟ Concerned Minister نشته۔

جناب فرید خان: په دے باندې به اوس خبره اوکړو۔ منسټر نشته بهرحال کمیټی باندې د هغه هم ځما سره اتفاق شویدے او هغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په کومه کمیټی بندے؟ دا خوپیش شوے نه دے نو بیا څنګه کمیټی؟

جناب فرید خان: هغه منسټر صاحب که نه وی، بس مونږه به ئی پیش کړو اوس که اتفاق ورسره څوک کوی او که نه کوی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، Pending ئے اوساتو۔

جناب فرید خان: نه نه، پیش کوؤ ئے جی۔

جناب سپیکر: پیش کوئے ئے یا Withdraw (شور) څه وائی زه خو اورم نه۔

جناب فرید خان: جیCabinet responsible دے۔

Mr. Speaker: Mr. Farid Khan, MPA, to please move adjournment motion No.178 in the House. Mr. Farid Khan, MPA, please.

جناب فرید خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "محترم جناب سپیکر صاحب! ضلع دیر بالا ثقافتی اور قدرتی حسن کے حوالے سے مالا مال علاقہ ہے لیکن عرصہ دراز سے انتہائی پسماندہ اور سیاحت وثقافت اور سیاحت کے حوالے سے نظرانداز کیا گیا ہے، لہذا اس معزز ایوان کی کاروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی

جناب فرید خان: اجازت دے جی۔

جناب سپیکر: بالکل اجازت خو تا ته ملاؤ شوے دے یو ځل۔

جناب فرید خان: جی، محترم جناب سپیکر صاحب!دا یو حقیقت دے چې ضلع دیر بالا په ټول صوبه سرحد کښې د ثقافت او د سیاحت په حواله سره یو امتیازی مقام لری او په دے اسمبلئی او په دے معزز ایوان کښې بار بار د ضلع دیر بالا د

سیاحت حواله سره او د هغې د حسن په حواله سره او هلته کښې د ټورازم د Development په حواله سره بار بار په دے کښې بحث شوې دے۔ په دغه ضلع دیر بالا کښې ډیر داسې مقامات دی چې زه په چیلنج سره دا خبره کوم چې په ټول پاکستان کښې داسې حسین ترین علاقے نشته خو افسوس دا دے چې ملکی او بین الاقوامی سطح باندې دا داسې نظرانداز ساتلے شوې ده چې د هغې نه ډیر خلق نه دے خبر۔ او اوس هم د کمراټ په حواله سره که مونږ خبره کوؤ یا د دیربراول کښې د شاہی په حوالے سره مونږ خبره کوؤ نو اکثر زمونږ معزز ممبران چې دی، دغه علاقے نه دی لیدلے۔ اگر چې ئے ډیر تجسس دے او ډیر زیات، او ان شاء اللہ چې مونږه دا ټوله اسمبلئی Invite کړې ده، زمونږ دا صحافی برادران چې ناست دی، دوی دے هم داخبره نوټ کړی چې هغه ټول مونږ Invite کړی دی۔ په دے دیر کښې محترم سپیکر صاحب، او شیرئی دره هم داسې یوه غټه دره ده چې هغه د حسن په حواله سره یو مالامال دره ده۔ دیراول شاہی دره ده که دغه شان لواری ټاپ دے، دغه شان ګوالدئی دره کښې سمدشاہی یو داسې علاقه ده چې هغه بالکل د جنت یو خاکه پیش کوی۔ ډوګ دره چې ده، هغه هم ډیره زیاته حسینه علاقه ده خو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم، چې دغه علاقه، دا هم زه ښه په دعویٰ سره خبره کوم چې په دغے علاقے کښې ثقافت او سیاحت په حواله سره او د هغې د ځنګلاتو په حوالے سره او د هغے کوم وسائل چې د اوبو نه، او د هغې معدنیات چې کوم دی د پاکستان د ټولو نه بهترین Granite چې دی ، هغه په کمراټ کښې دریافت شوې دی۔خو زه وایم چې د دې نه مونږه صحیح استفاده اوکړه نو د صوبه سرحد کم ازکم تیس فیصد ضروریات چې دی د حکومت تیس فی صد ضروریات هغه مونږه د دغے علاقے نه پوره کولے شو۔ په دے حواله سره زه وایم چې هلته کښې اوس هم د زنانو درے سوه او څلور سوه کاله پخوانی هغه کوم کالے چې دے ، زیورات چې مونږ څه ته وئیلے شو، د هغوی بنګړیاو امیلونه، د هغوی والئی، د هغوی نتکئی، هغه درے څلور سوه کاله پخوانی د چاندی نه جوړ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: فرید خان صاحب!بس اہمیت اجاګر شو، اوس۔۔۔۔

جناب فرید خان: ما پرے د بحث کولو اجازت غوښتے دے۔

جناب سپیکر: بحث منظور شوے لا نه دے نو دا چې ایډمټ شی نو بیا به پرے بحث اوکړے۔ اوشو، پیش کړو، مطلب دا دے چې اوس----

(قطع کلامی)

جناب فرید خان: زما دا درخواست دے چې سپیشل کمیټی ته اوسپارلے شی۔

جناب سپیکر: دا لا ایډمټ شوے نه دے۔ چې ایډمټ شی بیا به پرے بحث کیږی، بیا به پرے فیصله کیږی روستو۔

جناب فرید خان: بس صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: جی آپ کچھ دیر میں، اچھا، نسرین خٹک صاحبہ۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دیر باندې مونږه هم خبره کوؤ۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: ابھی۔

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر پلیز، جی۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب! ابھی ذکر ہوا ہے ملاکنڈ ڈویژن کا تو میں مختصراً یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ملاکنڈ ڈویژن قدرتی حسن اور مسائل سے تو مالا مال ہے اور اس بات کی تو سمجھ آتی ہے لیکن جس بات کی سمجھ نہیں آتی ہے وہ یہ ہے کہ ڈویژن اتنا زیادہ پسماندہ کیوں ہے؟ جب ہم بیرون ملک جاتے ہیں تو ہم اسی جگہوں کی تفریح کے لئے پیسہ خرچ کرتے ہیں مثلاً سویزرلینڈ جو کہ Ski resat ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہاں مالاکنڈ ڈویژن میں آرکیالوجی کے اپنے بیش بہا خزانے موجود ہیں وہاں پر Ski resort ہے، وہاں پر خوبصورت جنگلات ہیں اور وہاں پہ لکڑی کا کام ہو سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر وہاں پر سنگ مرمر کی صنعت، آج، ابھی جو بجٹ پیش ہونے والا ہے اس میں سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائز کا بھرپور ذکر کیا جائے گا تو کیوں نہ ہم لوگ کچھ ایسا ڈیویلپمنٹ پلان اور ٹورازم ڈیویلپمنٹ پلان ملاکنڈ ڈویژن کے لئے تشکیل دیں کہ جس کی وجہ

سے بین الاقوامی ایجنسیز بھی دلچسپی لیں اور وہ یہاں پر Investment کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ تو میں وزیر اعلیٰ کی موجودگی کا بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہوں گی کہ حکومت صوبہ سرحد، ملاکنڈ ڈویژن کے لئے ٹورازم ڈیویلپمنٹ پلان کو بھرپور اہمیت دے۔ اور بین الاقوامی سطح پر اس علاقے کو Paramount importance دے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، عنایت اللہ خان۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، آنربیل منسٹر۔

جناب تاج الامین: یره جی ما ته موقع را کړئی۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، جمشید خان۔ منسٹر صاحب!

جناب جمشید خان: یوه خبره او کړمه جی؟

جناب سپیکر: بیا روستو۔

جناب جمشید خان: د ملاکنډ ډویژن، دوئی خو صرف د دیر په حواله سره کړې ده، زما خو محترمه نسرین خټک د دې تجویز سره اتفاق دے چې دا ملاکنډ ډویژن۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما هم ورسره اتفاق دے، جی۔

جناب تاج الامین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی تاج الامین جبل صاحب۔

جناب تاج الامین: ډیره مهربانی جی۔ د کمرات چې کوم کلے دے جی دے ته زه تلے یمه، حقیقت دا دے دا یو ډیر ښکلے ځائے دے او د دیر دا کوم ممبران چې زمونږ راغلی دی او د دیر عوام حقیقت دا دے چې دوی ته او کتلے شی نو دوی هم ډیر

زیات د ژبے اخلاقو د لحاظ نه او ډیر زیات ښکلے خلق دے (تالیاں) او ښنګه چې زمونږه د فرید خان صاحب مطالبه ده چې دغه ځائے کښې دے چونکه داد اللّٰه تعالیٰ یو قدرتی ښائسته پیدا کړے شوې ځائے دے او د سیاحانو دپاره ډیر ښه مرکز دے۔ د بین الاقوامی سطح او دغه شان د پاکستان د عوامو، د سیاحانو دغه طرف ته توجه ګرځیدے شی که چرے دغے ته په صحیح انداز سره حکومت توجه ورکړی نو ان شاء اللّٰه چې د دیر خلق به، تل ښنګه چې د اسلام سره دوی مینه کړې ده او د اسلام دپاره دوئی کوشش‌ونه کړی دی، دغه شان به ددوئی دا زندګی او معاشی هم ښائسته شی ښنګه چې دوئی ظاهری طور ښائسته دی او زمونږ سنئیر وزیر صاحب هم اللّٰه تبارک و تعالیٰ د هغے ځائے نه ګرځولے دے او نور هم په دغه روډ باندې دوه درے وزیران دی، نو کیدے شی چې----

<u>جناب سپیکر</u>: مطلب دا دے چې حکومت ټول هلته دے۔

<u>جناب تاج الامین</u>: نو امید کیدے شی چې ان شاء اللّٰه ایم ایم اے حکومت به د دیر دپاره ډیر څه اوکړی او ښنګه چې زمونږ نسرین خټک صاحبه د دیر په باره اووئیل نو زه خو دیر ته تلے یم خو د دوئی باره معلومات راته نشته دوئی به تلے هم وی او که نه----

(قہقہے)

<u>Ms. Nasreen Khattak</u>: Excuse me.
<u>Mr. Speaker</u>: Jee, personal explanation?
<u>Ms. Nasreen Khattak</u>: Yes it is very personal.
<u>Mr. Speaker</u>: Personal explanation.

<u>محترمہ نسرین خٹک</u>: جی، .Excuse me، مسٹر سپیکر سر! ہم ایسے لوگ نہیں ہیں جو Hear say سطح پر بات کرتے ہیں۔ اگر آپ تھوڑی سی بھی Importance دیں اور اپنی اسمبلی کا ریکارڈ چیک کریں، وہاں پر ہمارے Bio-data موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، دیر اور سارے صوبے میں نہ صرف Water supply, Income generation and horticulture promotion کے بین الاقوامی ادارے اور ملکی اداروں میں مشیر کے طور میں رہی ہوں، آپ اسمبلی رجسٹریشن چیک کریں۔

(تالیاں)

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب، عنایت اللہ صاحب۔

مولانا عصمت اللہ: جناب سپیکر! اس میں تو اختلاف نہیں ہے کہ یہ مشیر کے طور رہی ہیں۔ ان کا سوال یہ ہے کہ دیر گئی ہیں یا نہیں؟ یہ ادھر ہی رہی ہونگی نا۔

جناب سپیکر: نہیں، تو آپ سفارش کریں کہ انہیں وزیر بنادیا جائے۔

محترمہ نسرین خٹک: نہیں جی، وزیر بننے کے بغیر بھی ان شاءاللہ تعالیٰ اپنے اسی صوبے کی خدمت کریں گے اور پھر بار بار میں یہ کہتی ہوں کہ جب میں Horticulture کی مشیر رہی ہوں تو وہ تو دیر ہی میں ہے۔ آپ پھر دوبارہ ریکارڈ چیک کریں۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب تاج الامین: ما خو صرف تپوس کړے وو، ما خو څه وئیلے نه دی۔

مولانا عصمت اللہ: اگر وہ اس سائیڈ پر تشریف لے آئیں تو ہم انہیں وزیر بنانے میں کنجوسی نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: پلیز، عنایت اللہ صاحب، آپ، فرید خان صاحب ایډجرنمنټ موشن پیش کړے دے، تاسو دے باره کښې څه وائی؟

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ د فرید خان صاحب جذبات د دیر باره کښې قابل قدر دی او فطری خبره ده ځکه چې فرید خان صاحب پخپله هم د کمراټ او د دیر اوسیدونکے دے۔ دا زما او دده شریکه خبره ده او د حکومت د طرف نه، د ټریژری، کیبنټ د طرف نه یا صوبائی حکومت طرف نه هغوی ته زه یقین دهانی ورکوم چې مونږ به د دغه دیر چې کوم په ټورازم کښې کوم Potential دی، دا به پوره پوره Exploit کوؤ۔ د هغې دپاره بنیادی طور د Infrastructure ضرورت دے او د امن وامان د بحال کیدو چې هلته د امن وامان مسئله نه وی او دغه شانتے مختلفو ځایونو باندې د ریسټ هاؤسنو ضرورت دے۔ نو ان شاء اللہ منسټر صاحب، انچارج منسټرصاحب نشته دے چې هغه راشی نو زه وایم چې دوئی که سپیشل، د هاؤس کمیټئی ته نه دے حواله کول پکار بلکه د

منسټرصاحب په مشوره باندې به مونږه د منسټرصاحب په قیادت کښې د دې دپاره یو کمیټی جوړه کړو او فرید خان صاحب به په هغې کښې وی او ان شاء الله چې مونږ نه څه هم کیدے شی، د دغے Potentialد Exploit کولو کوشش به کوؤ۔

جناب حبیب الرحمن: زه جی د ے باره کښې یو عرض کوم۔

جناب امیر زاده: جی لږ ما ته اجازت را کړئی یو منټ۔

Mr. Speaker: Keep pending till the Minister comes.

مولانا عصمت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: د څه؟

مولانا عصمت اللہ: دیر کے جو خوبصورت علاقے ہیں اور خوبصورت مناظر ہیں، اگر صوبے میں اس قسم کے اگر دوسرے-----

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے، مولانا صاحب۔

مولانا عصمت اللہ: تو وہاں پر بھی-----

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Next Item, "Call Attention Notices" Dr. Saimeen Mahmood Jan, M.P.A, to please move her Call Attention Notice No.346, in the House.Dr. Saimeen Mahmood Jan Sahiba, M.P.A, please.

ڈاکٹر سیمین محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔جناب سپیکر صاحب! میں بہت ہی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلاتی ہوں وہ یہ ہے کہ محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم میں خواتین کی بڑی اکثریت ملازمت کرتی ہے، جن کا سب سے بڑا مسئلہ تقرریاں اور تبادلے ہیں، اسمبلی کے فلور پر اس مسئلے کو اٹھا کر اس کے حل کے لئے ٹھوس پالیسی مرتب کی جائے جس سے نہ صرف ملازمت پیشہ خواتین کو سہولت ہو بلکہ ان اداروں میں سہولتیں حاصل کرنے والے دیگر لوگ بھی متاثر نہ ہوں، جناب سپیکر صاحب! اس لئے میں دوبارہ یہ کال اٹنشن لائی ہوں کیونکہ میرے آنربیل ایجوکیشن منسٹر اور ہیلتھ منسٹر نے کافی تقرریاں اور تبادلے جب

کئے تھے، تو اس میں کافی خواتین کی جو ابھی تک اس میں Accommodate نہیں ہو سکیں۔ تو اس لئے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کے لئے ایک ٹھوس پالیسی مرتب کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، دا زمونږه محترمے سیمین محمود جان صاحبه چې کوم پوائنټ اوچت کړے دے جی، دے سلسله کښې د ایجوکیشن پالیسی بالکل واضحه ده جی چې مونږه دا تقرری بعضے خو د پبلک سروس کمیشن په ذریعه باندې کیږی او اوس چې کومے تقررئی کیږی ،هغې د پاره د کنټریکټ پالیسی په بنیاد باندې، چې کوم ځائے دپاره شوې دی، هغه ځائے کښې هم هغه تقرری کیږی او دویم زمونږه خو خپله پالیسی دا ده عامه چې کوم د ایجوکیشن هائیر سره او د سیکنډری سره متعلقه ده، نو زمونږ کوشش دا دے چې خپل نیزدے حلقه کښې که هغه "میل" وی او که هغه "فیمیل" وی چې هغه ایډجسټ شی۔ انتهائی کوشش مو دا وی چې هغه ایډجسټ شی او بعض وخت کښې مجبوری وی چې یو ځائے کښې سکول نیزدے نه وی یا کالج نیزدے نه وی، هغه مجبورئی په بنیاد باندې بیا بلے ضلعے ته یا بل ډسټرکټ ته لاړ شی۔ زمونږه به بیا هم انتهائی کوشش دا وی چې په هر هر ډسټرکټ کښې او خپلے نیزدے ہوم سټیشن سره د هر چا ایډجسټمنټ اوکړو۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: جس طرح ایجوکیشن منسٹر نے فرمایا، تو یہی پالیسی ہیلتھ میں بھی ہے۔ کیبنٹ نے یہ Approve کی ہے۔ یہ مروجہ پالیسی ہے جس کے تحت بیوی اور شوہر کو ایک جگہ رکھا جاتا ہے۔ اور Unmarried عورتوں کو اپنے گھر کے قریبی سٹیشن پر Preferably رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: خواتین کو۔

وزیر صحت: خواتین کو Preferably اپنے گھر کے قریب ہی رکھا جاتا ہے۔ اور محکمہ صحت نے حال ہی میں جو تبدیلیاں کی ہیں، ان میں اس بات کا بڑی حد تک خیال رکھا گیا ہے لیکن اگر کہیں کوئی Genuine مسئلہ ہو اور وہ اس کی نشاندہی کر سکتی ہیں تو ہم Rectify کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! د وئی او وئیل چې که چا-----

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب۔ اس کے بعد، اس کے بعد۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! ہیلتھ منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے۔ ان کی جو منسٹری ہے، ان کی بات یہ ٹھیک ہے کہ میں ان کے پاس گیا تھا کام کے لئے کہ وہاں پر اس کی بیوی ڈاکٹر ہے اور وہ بھی وہاں کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کچھ لکھا تھا اس پر تو اس پر عمل درآمد ہو گیا تھا۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ وہ کام بھی ہو گیا۔ لیکن سر! یہاں میں اس سی ایم صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہم آٹھ ایم پی ایز نے ایک Application پر لکھا ہے، دو ایم این ایز نے لکھا ہے اور ایک ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی نے لکھا ہے۔ اور پھر انہوں نے خود بھی لکھا ہے کہ پانچ تاریخ کو جی، یہ ایک 19 گریڈ کی خاتون ہے، جس کی، اس میں لکھا ہوا ہے، والدہ اسی (80) سال کی ہیں۔ اور اس نے اس کی وجہ سے ابھی تک شادی نہیں کی کہ اس کے بھائی، ایک ہی بھائی ہے سعودیہ میں، باقی بہنوں نے شادی کرلی ہے اور وہ ماں کے پاس ہے، اس کو ایبٹ آباد سے تبدیل کر دیا ہے پاڑہ چنار، میں Personally ان کے پاس گیا تھا، انہوں نے میری ریکویسٹ، ان کی بڑی مہربانی کہ لکھ دیا، لیکن ابھی تک کوئی سیکشن آفیسر ہے یا کچھ ہے، وہ اس کے مخالف ہے۔ اس وجہ سے کہ اس نے ایک پرنسپل ہے ہری پور کی، جس کے خلاف انکوئری کی تھی ٹھیک ٹھاک، وہ بڑی Honest عورت ہے۔ اسنے اس کے خلاف انکوائری کی تو وہ Suspend ہو گئی اور نوکری سے چلی گئی۔ تو ڈیپارٹمنٹ اس پر خفا ہے کہ بھئی اس کے 32 سال نوکری کے ہو گئے تھے اور اس نے جو بھی کرپشن کی تھی، اگر یہ تھوڑی سی اپنی رپورٹ میں لچک ڈالتی تو وہ نوکری سے نہ نکلتی تو اسکو سزا کے طور پر ہزارہ سے پاڑہ چنار بھیج دیا گیا ہے، ماتحت لوگوں نے سیکشن افسروں نے، اس طرح سے مل کر اور ابھی اس پر سب نے لکھ دیا اور آج بھی میں نے چیف منسٹر صاحب کے پاس، پانچ دن پہلے ان کو بھی دیا ہے، چیف سیکرٹری کے پاس گیا ہوں، سوری جی، ان کے پاس بھی گیا ہو، آج بھی گیا ہوں، مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں لگتا کہ وہ کہاں گیا اور کیا ہو گیا؟

جناب سپیکر: جی رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو مسٹر سپیکر سر! ڈاکٹر سیمین نے ابھی جو بات کی ہے، اس کی میں تائید بھی کر رہی ہوں لیکن آنریبل چیئر سے میرا ایک سوال ہے کہ ان کا یہ ایڈ جرنمنٹ موشن 24 مئی کا ہے اور گیارہ مئی کو میں نے بھی یہی Identical تقریباً دیا تھا جس کی نہ کوئی شنوائی ہوئی ہے اور نہ پتہ چل رہا ہے کہ وہ کہاں ہے؟ اس میں میں نے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ نزلہ ہم پر گر پڑا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر ایسا ہوا ہے تو پھر میں سیکرٹری کو کہوں گا کہ آئندہ ایسا نہ ہو۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں جی، تھوڑا سا مجھے ٹائم دیا جائے خاص طور پر ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے ہمارے ساتھ جب سراج الحق صاحب کی شروع میں بات ہوئی تھی تو واضح طور پر انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ پرائمری ایجوکیشن ہم ان خواتین کو دیں گے، انہی کے اپنے علاقوں میں ان کو ہم Move نہیں کریں گے اور اگر Husband کی ٹرانسفر ہے تو Wife کی بھی وہاں پر ٹرانسفر ہو گی تو یہ میں عرض کرتی ہوں کہ اگر آپ کو یاد ہو ایک کال اٹنشن تھا، پھر میرا ایڈ جرنمنٹ موشن تھا اور پھر اس کے بعد 11.05.03 پر ایک ایڈ جرنمنٹ موشن ہے تو سر، یہ کون لوگ دبا لیتے ہیں، کیا ہوتا ہے؟ پھر ہماری تو شنوائی نہیں ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: اصل میں آپ پروسیجر دیکھ لیں یعنی کہ جو سیشن سے رہ جاتے ہیں، وہ Lapse ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے دوبارہ فریش نوٹس دینا پڑتا ہے تو آپ بھی، معزز اراکین اسمبلی سے خصوصی طور پر استدعا ہے کہ وہ رولز اور قواعد کا، کیونکہ میرے خیال میں ساتواں مہینہ شروع ہو رہا ہے، وہ بھی تھوڑا سا تعاون ان شاء اللہ اس سلسلے میں فرمائیں گے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی میں نے ایک عرض کی تھی اور اس وجہ سے کی تھی کہ یہ ایک جائز مسئلہ ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: حکومت سے-----

(قطع کلامی)

حاجی قلندر خان لودھی: ایجوکیشن سے جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! ما یو خبرہ کولہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: میرے خیال میں اس پر آٹھ ایم پی ایز نے، ایم این اے صاحب نے اور چیف منسٹر صاحب نے بھی کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کال اٹنشن نوٹس ہے۔ بس۔ میرے خیال میں توجہ دلائی گئی اور منسٹر صاحبان-----

(شور)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! لږ شان توجہ ما لہ----

جناب وجیہہ الزمان خان: یہ ایک جائز کام ہے۔

Mr. Speaker: Please order, order please.

جناب وجیہہ الزمان خان: یہ ایک جائز کام ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بتائیں کہ میں کس کو فلور دوں؟ آپ سے رائے لینا چاہتا ہوں، آپ لوگوں سے، آپ فیصلہ کر لیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: دو الفاظ کہتا ہوں کہ یہ ایک جائز کام ہے، اس لئے نہیں ہوا نا جائز ہوتا تو ضرور ہو جاتا۔

(قہقہے، شور)

جناب سپیکر: خلیل عباس خان۔ جی مولانا فضل علی صاحب۔

وزیر تعلیم: زمونږه وجیہہ الزمان صاحب دا خبرہ اوکړہ چې دا جائز کار دے نو ځکہ دا نہ دے شوې، کہ دا جائز دے نو شوې بہ وو کنہ جی۔ مونږ خود دومرہ فیاضئی نہ کار واغستلو چې کوم ایجوکیشن کښې صحیح ټرانسفر شوې وے۔

(قطع کلامی)

جناب وجیہہ الزمان خان: مجھے آنریبل منسٹر سے کوئی گلہ نہیں ہے، آپ لوگ سمجھ گئے میری بات۔

وزیر تعلیم: نوموںړه خو د دومره فیاضۍ نه کار اغستے وو چې په هغې باندې مو باقاعده کمیټی جوړه کړې وه، یو یو ټرانسفر جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب اکرم خان درانی (وزیراعلیٰ): وجیہ الزمان صاحب جس انداز سے بات کرتے ہیں، ہم توان کی انتہائی قدر کرتے ہیں، کل بھی انہوں نے کچھ عجیب انداز سے بات کی تھی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب وجیہ الزمان خان: یہ قدر کا طریقہ نہیں ہے۔ جس طرح باتیں ہو رہی ہیں۔

وزیراعلیٰ: یہ ایک نیک آدمی ہیں، میں ان کو خود جانتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز۔

وزیراعلیٰ: آپ بیٹھیں، آپ کو اجازت بھی نہیں ہے۔ میں یہ خود جانتا ہوں کہ فارسٹ کے محکمے میں ہم نہ کوئی غلط آدمی رکھ سکتے ہیں اور نہ ہی آپ اس کے لئے دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ میں نے کل بھی یہ عرض کیا تھا کہ یہ حکومت کی صوابدید پر ہے کہ وہ ٹرانسفر کرے۔ جو بھی حکومت آتی ہے، یہ اس کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کس کو ٹرانسفر کرے، یہ اس کی اپنی صوابدید پر ہوتا ہے اور میں نے یہ ذاتی طور پر کہا ہے اپنے وزراء سے کہ وہ منتخب اراکین کا خیال رکھیں اور ان کا جو بھی جائز کام ہو، وہ کریں۔ لیکن آپ جس انداز سے بات کر رہے ہیں، میرے خیال میں آپ اپنے رویئے پر خیال رکھیں۔ اس طرح اس ہاؤس میں نہ کبھی بات ہوئی ہے اور نہ کبھی کسی نے کی ہے۔ تو آپ اپنے رویئے پر، آپ خیال رکھیں اس طرح اس ہاؤس میں، اگر ہم زیادہ عزت بھی کسی کی کرتے ہیں تو، لیکن سب سے زیادہ اپنی عزت پیاری ہوتی ہے۔ میں آخری بات یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو بھی اس انداز سے بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے لودھی صاحب کو سمجھایا تھا، وہ خود میرے پاس آئے تھے۔ جو بھی وہاں پر آپ کے پاس فارسٹ کا آفیسر گیا ہے، وہ سب کا احترام کرے گا، سب کی جائز بات سنے گا اور کرے گا اور آپ حکومت میں رہے ہیں، جس کی بھی حکومت ہوتی ہے، اس کی اپنی پالیسی ہوتی ہے۔ لوگوں کو ٹرانسفر بھی کرتے ہیں، کینسل بھی کرتے ہیں۔ میں نے کل بھی آپ سے یہ عرض کیا تھا کہ یہ سب سے پہلی بات ہے کہ ہاؤس کی کوئی کمیٹی چیف منسٹر کے آرڈر کو بھی Suspend

کرے اور اس پر ہم آپ کے ساتھ تیار ہیں اور یہ پہلی روایات ہیں کہ ایک منسٹر نے جو آرڈر کئے ہیں، آپ لوگوں نے اس کو صحیح نہیں کہا ہے، تو اس کو ہم نے پھر بھی واپس لیا ہے لیکن آج بھی میں بڑی شرافت سے آپ کو یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جو بھی جائز بات ہو، وہ جائز طریقے سے ہونگی لیکن ایسی بات نہیں دہرائی چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے کو پھر کچھ اور انداز سے کہیں۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں آپ اپنے رویئے پر بھی ذرا غور کر لیں۔ یہ تو میں چیف منسٹر ہوں، میری حکومت ہے ہمارے صوبے میں، میں نے سب سے کہا ہے کہ آپ کے جتنے بھی جائز کام ہیں۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ میں ہر ایک ممبر کو ٹیلی فون کرتا ہوں کہ آپ کے حلقے میں کونسی ضرورت ہے؟ آپ اپنے حلقے کے مسائل مجھے بتادیں اور ہماری شرافت کو میرے خیال میں اسے آپ کو داد دینا چاہیئے کسی اور انداز میں اس کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اور میں ہر ایک ایم پی اے کے گھر پر گیا ہوں، گھر پر گیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر میرا جو بھی کوئی معزز رکن (تالیاں) اسمبلی ہو، اس کا معاشرے میں بھی احترام ہو، اس کے اپنے حلقے کے کام بھی ہوں لیکن کوئی مجھے اس پر بھی مجبور نہ کرے کہ ناجائز طریقے سے یہاں پر وہ ایسی بات کرے اور ہم سنیں اور دیکھیں اور آپ تو ایک بڑے معزز گھرانے کے آدمی ہیں، میں خود آپ کو جانتا ہوں لیکن آپ کل سے یا پرسوں سے میں جب سے یہاں بیٹھا ہوں، جس انداز سے آپ بات کر رہے ہیں، میرے خیال میں یہ رویہ نامناسب ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر وہاں پر کوئی صحیح کام نہیں کر رہا تو یہ مجھے اختیار ہے کہ میں وہاں سے کبھی کسی کو ہٹاؤں گا، کبھی کسی کو وہاں لے جاؤں گا۔ میں ایک بار پھر بڑی معذرت سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ میرا رویہ جو ممبران اسمبلی کے ساتھ ہے، وہ میرے خیال میں کچھ مختلف ہے لیکن کسی اور نظر سے اسے نہیں دیکھنا چاہیئے۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان</u>: میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہوں گا جی۔ آنریبل چیف منسٹر کا میں نے ماضی سے لے کر آج تک بہت احترام کیا ہے۔ اگر میں کبھی اس سے پہلے احترام میں فرق لایا ہوں تو یہ خود کہہ سکتے ہیں، ماضی کی حکومت کی انہوں نے بات کی، میں اقتدار میں تھا، یہ واحد جمعیت کے ممبر تھے، اگر میں نے کہیں ان کے حلقے میں ان سے پوچھے بغیر مداخلت کی ہو تو یہ آج مجھے اس ہاؤس کو بتادیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے، ہمیشہ احترام کیا ہے۔ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری جو مرضی فیصلہ کریں، حکومت میں ہم بھی رہے ہیں، ہم نے غلط فیصلے کبھی نہیں کئے اور یہ جو فیصلہ، جس پر میں نے اعتراض کیا ہے، اس پر پورے عوام

نے اعتراض کیا ہے۔ اخبارات بھرے ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں کے سامنے آئے ہیں اکیلے میرا اعتراض نہیں تھا۔ اس کے بعد میں نے بار ہا دفعہ کہا کہ یہ فیصلہ غلط ہے، اس پر نظر ثانی کریں۔ اگر وہ آدمی آپ کو نہیں پسند، جس کو میں شریف کہتا ہوں چلیں میں غلط کہتا ہوں اور شرفاء ڈیپارٹمنٹ میں بہت سارے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ ایک ایسے آدمی کو جو ڈیپارٹمنٹ کا سب سے بدنام آدمی ہے، اس کو وہاں لگایا جائے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وجیہ الزمان صاحب! بحیثیت۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب وجیہ الزمان خان: میری گزارش ہے کہ میں ابھی تک ایک اصولی بات پر اپنے مؤقف پر کھڑا رہا ہوں۔ میرا مقصد چیف منسٹر صاحب کی Insult کرنا نہیں ہے، قطعاً بھی نہیں۔ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ میں انصاف کا طلبگار ہوں اور میں ایم ایم اے کی حکومت سے انصاف کی توقع رکھتا ہوں اور جب تک مجھے ایم ایم اے کی حکومت سے انصاف نہیں ملے گا تو میں اس قول و فعل کے تضاد کی اسمبلی میں بیٹھنے سے قاصر ہوں۔ میرا بائیکاٹ ہے جب تک مجھے انصاف فراہم نہیں ہو گا۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن، اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے۔)

مولانا عصمت اللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا عصمت اللہ: اصل میں بات یہاں پر یہ ہے کہ ہم سب ہزارہ کے ہیں۔ ہزارہ ڈویژن میں جو بھی کنزرویٹر آتا ہے تو پورے ہزارہ ڈویژن کی مشکلات، مسائل وہ ہم ان کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں، ہم نے بھی کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ وہاں جو ہم حکومتی پارٹی کے اراکین ہیں، حکومتی پارٹی کے جو اراکین ہیں، ہمارے ڈویژن میں، ہمارے مرضی سے کوئی آفیسر آجائے اور وہ صرف، وہ صرف۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please order, please.

جی مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا عصمت اللہ: اور وہ صرف اور صرف ہمارے کام کرے اور اپوزیشن ممبران کی طرف کوئی توجہ نہ دے۔ واللہ قطعاً کبھی بھی ہم نے یہ سوچا تک نہیں۔ اب یہ ایک ہی ٹرانسفر ہے، جہاں پر میرے معزز اور فاضل ممبر اسمبلی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بس ہو گیا۔ نہیں، نہیں۔

Ms. Riffat Akbar Swati: Honourable Mr. Speaker Sir, There is a point of order.

مولانا عصمت اللہ فلور لیتے ہیں پھر چھوڑتے نہیں ہیں۔ دیکھیں جی یہ پوائنٹ آف آرڈر کی پھر بات تو ہوتی ہے پھر آپ قانون کو دیکھ کر پوائنٹ آف آرڈر ان کو بتائیں۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! آپ سے گزارش ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

Ms. Riffat Akbar Swati: This is not a point of order.

مولانا محمد عصمت اللہ: ایک بات جی۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ! چیئر کی طرف سے آپ کو اجازت نہیں ہے۔ اجازت نہیں ہے بس میں نے رولنگ دے دی نا، پلیز، پلیز۔

Ms. Riffat Akbar Swati: Just a minute Sir. Please.

مولانا محمد عصمت اللہ: جب مجھے اجازت نہیں تو پھر دوسرے کو کیوں ہے؟

Mr. Speaker: Next. Mr. Nadir Shah, M.P.A, to please move his Call Attention No.350, in the House. Mr. Nadir Shah M.P.A, please.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! آپ سے ایک سیکنڈ مانگا اور۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جب ان کو بٹھایا ہے تو آپ سے بھی استدعا کرتا ہوں۔ جی

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ تخت بھائی کے لئے 2002-03 کے بجٹ میں 77 لاکھ روپے مختص ہو چکے تھے۔ پہلے یہ رقم ضلعی ناظم مردان نے دبا رکھی تھی، اپریل کے مہینے میں ضلعی حکومت نے اس رقم کو ریلز

کر دیا لیکن ڈائریکٹر ورکس اینڈ سروسز مردان نے یہ رقم متعلقہ ٹھیکیداروں کو دینے کی بجائے دبائے رکھی اور ابھی تک اس رقم میں سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا ہے اور یہ رقم اب Lapse ہو رہی ہے۔ یہ کروڑوں رپوں کا منصوبہ ہے لیکن محکموں کی کوتاہیوں کی وجہ سے 1998 کو پایہ تکمیل تک پہنچنے والا یہ منصوبہ 2003 میں بھی ادھورا پڑا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب؟

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمان امور): جناب سپیکر! نادر شاہ صاحب چې کوم کال اټنشن نوټس پیش کړلو، دا د ډیر خطیر رقم پچاس کروړ روپو مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: نادر شاہ! پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ پچاس کروڑ روپے ورکس اینڈ سروسز پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ وہاں پر بنانے کے لئے دیئے گئے تھے۔ لیکن بروقت اس کی Feasibility اور Site plane نہ بنا سکے تو اس وجہ سے یہ رقم فنانس کو واپس کر دی گئی اور اس کے ساتھ یہ Instructions بھی دی ہیں کہ اگلے مالی سال میں اس کے لئے جو بھی انتظامی امور ہیں، وہ سارے پورے کر کے اگلے مالی سال میں ان شاء اللہ اس پر کام شروع ہو گا جو ابھی ایک مہینے کے بعد۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کیا اس طرح Surrender کرنا مناسب نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بالکل ہے جی۔

جناب سپیکر: تو کیا اس کے بارے باز پرس نہیں ہونی چاہیئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: باز پرس جی، اس میں کچھ انتظامی امور Involve تھے تو اس وجہ سے یہ Delay ہو گیا۔ اس میں کچھ محکمے کی بات نہیں تھی، کچھ انتظامی امور بھی تھے جی۔ جس کی وجہ سے یہ Lapse ہو چکے ہیں اور ہم نے محکمے کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ وہ اگلے مالی سال میں ان شاء اللہ اس پر کام شروع کرے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کفارہ ادا کریں گے، آئندہ مالی سال میں ہم بنائیں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Next. Mr.Jamshead Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No.352, in the House. Mr. Jamshead Khan.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں مجھے بھی موقع دیجئے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد ضرور دوں گا۔

جناب جمشید خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!"میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم کی توجہ ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میٹرک کے امتحانات کے نتائج نکلنے والے ہیں، محکمہ تعلیم کی پالیسی کے مطابق ہر ضلع کے طلباء اپنے ضلع کے کالج میں فرسٹ ائر میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ چونکہ میرے حلقے پی ایف۔77 کا کچھ حصہ صوابی سے چار پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور ضلع کا اپنا کالج چالیس پچاس کلو میٹر دور ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء وہاں داخلہ نہیں لے سکتے، لہذا صوابی سے ملحق طوطالئی ایریاء کے طلباء کو ڈگری کالج صوابی میں داخلہ کی اجازت دی جائے"۔ جناب سپیکر، زما د حلقے، تاسو ته پته ده څه حصه دا د صوابی سره ډیره نزدے ده، چار پانچ کلومیټر کښې ده او بونیر ډګری کالج د طوطالئی نه چالیس پچاس کلومیټر کښې دے نو دا واړه چې هلته داخلے له ځی نو دا ډیر ګران کار دے ځکه چې د ټریفک انتظام هم نشته، غریبانان دی د اوسیدو انتظام هم نشته او دا ډګری کالج صوابی ورته په چار پانچ کلومیټر کښې دے۔ که وزیرتعلیم صاحب دا مهربانی اوکړی او دا هدایات ورکړی چې صرف د طوطالئی دا کومه ایریا چې ده، نور هم نه صرف دا طوطالئی کومه ایریا چې ده، کومه چې صوابی سره Adjacent ده چې دے ماشومانو له په فررسټ ائیر کښې هلته داخله ورکړی نو زما په خیال زمونږه مشکل به ډیره حده پورے آسان شی۔

جناب سپکر: مولانا فضل علی صاحب۔

جناب عبدالماجد: په دے کښې مونږ هم څه وئیل غواړو۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! پالیسی داده چې بنارونو کښې په کالجونو باندې ډیر زیات رش وو نو په هره ضلع کښې، هر یو ډسټرکټ کښې خپل خپل کالجونه جوړ شول۔ او په هغې کښې دا پالیسی اختیار شوه چې د هغې خپل ډسټرکټ خلق به په خپل کالج کښې داخله اخلی۔ لکه

ځنګه چې جمشیدخان صاحب دا خبره اوکړله، دا واقعات او دا خبره صحیح هم ده جی خو بیا په دے کښې دا ګنجائش شته دے جی چې" اے ګریډ، اے ون ګریډ" والا چې کوم هلکان دی نو هغوی بیا په هر ډسټرکټ کښې داخله اغستې شی او هغوې په بنار کښې هم داخله اغستې شی۔ نو د دې دپاره څه قید نشته دے او مونږ به کوشش دا کوؤ که چرے صوابئی کښې سیټونه خالی وی، د خپلو خلقو نه سیټونه خالی وی نو باقاعده دوی ته به د داخلے اجازت ورکړو۔ زمونږه ډسټرکټ صوابی هم ډیره وسیع ده او دا زمونږه د ګدون ایم پی اے صاحب هم دلته ناست دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب جمشید خان: نه جی، زما به دا خواست وی جی۔

وزیر تعلیم: او ګدون ډیره لرے علاقه ده۔ هغه د لرے لرے علاقو ته هم هغه طالب علمان د صوابئی کالج ته راځی۔ نو زمونږ به دا کوشش وی که چرے صوابی کښې سیټونه خالی وی چې کم ازکم د طوطالئی هلکانو ته د هغې Relaxation ورکړو او هغوی ته داخله ورکړو۔

جناب جمشید خان: زه وایمه سر، چې د هغوې دپاره خصوصی سیټونه سوا کړئیدا خو چرته هم نه شی کیدے، د دوی خو دومره تعداد وی چې هغه نه شی Accommodate کیدے، زما به دا درخواست وی، چیف منسټرهم ناست دے چې د هغې دپاره سیټونه سوا کړی۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر۔

جناب عبدالماجد: جناب!دے سلسله کښې زه یو ګزارش کومه جی۔

جناب سپیکر: ماجد خان صاحب، عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: جناب عالی!په ځلور میله فاصله کښې دا صوابی کالج د طوطالئی نه پروت دے۔دوی چالیس پچاس کلومیټر ډګر ته ځی او هغه ډیره لویه دشوار ګزاره لاره ده۔ دا ټولے خبرې چې مونږه دغه کښې راولو نو دیکښې دومره څه فرق نه پریوځی۔ هغه د صوابئی ډیر لوئے کالج دے او هغې کښې ډیر زیات

گنجائش دے خو دا رولز دے په سلسله کښې Relax شی۔ په دے سلسله کښې د جناب اجازت ورکړے شی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وجیہہ الزمان رکن اسمبلی، اسمبلی میں واپس تشریف لائے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: زه جی عرض کوم بیا به۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): میں جناب وجیہہ الزمان صاحب کے واپس آنے کا بہت بہت شکر گزار ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس ہاؤس کو آپس میں بھائیوں کی طرح اور میٹھی زبان سے چلانے کی کوشش کریں گے۔ اور میں ایک دفعہ پھر ان کا شکر گزار ہوں اور امید ہے کہ آئندہ کے لئے ایسے حالات پیدا نہیں ہوں گے۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! میں آنریبل منسٹر کا مشکور ہوں۔ آج تیسری دفعہ مجھے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ انصاف جو میں مانگ رہا ہوں، اتنے عرصے سے اس پر عمل درآمد ہو جائے گا۔ میرا قطعاً کسی پر پریشر ڈالنے کا کوئی مقصد نہیں ہے اور نہ ہی میں نے کبھی پہلے ناجائز کام کرایا ہے اور نہ میں کوئی ایسا ناجائز کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس سیاست میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے۔ میں ایک Cause کی خاطر آیا ہوں، ایک مقصد کی خاطر آیا ہوں۔ اس مقصد کی خاطر میرے خون کی اگر آخری بوند بھی لگتی ہے تو میں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا اور ہر حق کی بات کے لئے میں سٹینڈ لوں گا اور آخری دم تک لوں گا، چاہے مجھے استعفیٰ ہی کیوں نہ دینا پڑ جائے۔ تھینک یو۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: حبیب الرحمان خان۔

جناب وجیہہ الزمان خان: اگر گورنمنٹ صحیح کام کے لئے، حق کی بات کے لئے ایک قدم بڑھائے گی تو ہم دس قدم بڑھائیں گے، آگے رکاوٹ نہیں بنے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړه نو هغه د Routine خبره اوکړه۔ یعنی دوئی وائی چې په Routine کښې په ګرېډ اے، یا په فرسټ کلاس چې څوک واخلي نو مونږه دا وایو چې د صوابئی هم زمونږه رونړه دی، دغه کالج له دے خصوصی کوټه سیوا کړی۔ زمونږه د دې طوطالئی دا کوم Adjacent area چې ده، د هغې د خصوصی رعایت دپاره مونږه دا دومره دغه کړے دے۔ چې په Routine باندې خبره شی نو بیا خو د هغه کالجونو هغه خپله کوټه ده۔ زمونږه تاسو ته دا عرض دے چې صوابئی له دے څو سیټونه ورکړی۔ دا اوس په دے کالجونو کښې، Professional کالجونو په شان سیټونه وی هغوې له دے خصوصی مراعات ورکړی، سټاف دے ورله ورکړی، زمونږه رونړه دی او زمونږه د طوطالئی دا کسان چې کوم دی، سب تحصیل چې دے، دا دے پکښې ځائے کړی۔ خصوصی طور بیس دے ورکړی، تیس دے ورکړی چې زمونږه سره دوی دا وعده اوکړی په دے فلور باندې۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: د دې متعلق دے ؟اس کے متعلق ہے؟

سید مرید کاظم: اسی کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: جی، مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: جناب جمشید خان کی جو تجویز ہے وہ ایک معقول تجویز تھی ایک بچے کو تو آپ چالیس میل دور بھیجنا چاہتے ہیں جبکہ پانچ کلومیٹر دور نہیں بھیج رہے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس کے لئے منسٹر

صاحب خصوصی طور پر سیٹوں کا اعلان کر دیں کوئی فرق نہیں پڑتا، کالج میں کچھ سیٹیں اس علاقے کے لئے Reserve کر دیں۔

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر قانون: سر! یہ ثابت کریں گے کہ اگر یہ ایک خصوصی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان: زه د دې جمشيد خان د خبرې بنه كلكه ملگرتيا كوم۔ زه دغه طوطالئی كلی كښې خپله هم پيدا شوې يم او ما په صوابئی كالج كښې سبق وئيلے دے۔ ددغے علاقه چې كوم ستوډنټس وو، كه هغه د فرسټ ائيروو، د تهرډ ائير فورتھ ائر وو، ټول د دغه علاقے نه راغلی دی۔ ټول عمر دغے خلقو ته، سپيكر صاحب مونږه ته۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما توجه ده۔

جناب امیر رحمان: بنه جی، ټول عمر دغه ستوډنټس ته هلته سرAdmission ملاؤ شی او څنگه چې منسټر صاحب خبره اوکړه۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پلیز۔پلیز آرڈر۔

جناب امیر رحمان: څنگه چې منسټر صاحب دا خبره اوکړه چې يره هلته كښې سيټونه نشته نو دا څه ميډيكل كالج يا انجنئيرنگ كالج نه دے چې ديكښې مخصوص سيټونه دی، عام كلاسونه دی نو مهربانی دے اوكړئی شی چې دغه د خودخيل سره كوم خلق تعلق ساتی يا طوطالئی كلی سره، غورغشتو سره نو ټول، څومره ستوډنټس چې دی، دوئی سره دے مهربانی اوكړے شی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!زما په خپل خیال دا مسئله جائز ده، په دے باندې غورا وکړئے او په سنجیدګئی سره پرے غور اوکړئی۔
محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔
وزیر تعلیم: بالکل په دے باندې به مونږه غور اوکړو سپیکر صاحب او زمونږه به دا کوشش وی، د طوطالئی بچی دی، هغه هم زمونږه بچی دی۔ که د صوابئی بچی دی نو هغه هم زمونږه بچی دی۔

(قطع کلامی)

جناب امیر رحمان: کوشش جی، پکار دی چې آرډر پرے اوکړی منسٹر صاحب۔
وزیر تعلیم: زمونږ به دا کوشش وی چې ان شاء الله دا مونږه Accommodate کړو هلته۔
جناب سپیکر: Accommodate به ئے کړئی۔ Thank you. Next
ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔
محترمہ زبیدہ خاتون: سر! پلیز ہمیں بھی موقع دیجئے۔
سید مرید کاظم: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: اس کے بعد۔ کیا کچھ اس کے بارے میں ہے؟ پوائنٹ آف آرڈر، پہلے قواعد وضوابط دیکھ لیں۔ میں اجازت دوں گا لیکن ٹائم نہیں ہے ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ اچھا جی آپ۔
محترمہ رفعت اکبر سواتی: آنریبل سپیکر سر! آپ کی اجازت سے میں چیف منسٹر صاحب کی توجہ صرف خواتین کی طرف دلانا چاہتی ہوں، اگر وہ تھوڑی سی توجہ دیں تو ہم گزارش کر دیں کیونکہ وہ گفتگو میں محو ہیں۔
Mr. Speaker: Please order, Honourable Chief Minister is requested to please order.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! اگر جان کی امان پاؤں تو کچھ عرض کروں۔ (قہقہے) بات دراصل اس طرح سے ہے سر کہ آپ نے کہا کہ میں نے ہر ممبر کو فون کیا، سر! خدا کی قسم آپ نے ہمیں تو کوئی فون نہیں کیا ہے۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب اکرم خان درانی (وزیراعلیٰ): سپیکر صاحب! میں ایک بات کرلوں تو یہ پھر کرلیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: میں کہتی ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیراعلیٰ: میرے خیال میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ آپ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں پچاس لاکھ روپے برابر ملے ہیں۔ اس ہاؤس میں کسی نے عورت کو کوئی فنڈ نہیں دیا ہے۔ یہ میں ہوں کہ پہلی دفعہ عورتوں کو مردوں کے برابر حق دے رہا ہوں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! میں تھوڑی سی، پلیز، اس میں Clarification کروں گی۔ میں مانتی ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کا ہمارے اوپر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ہم عورتوں کو کچھ سمجھا ہے لیکن۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ان شاءاللہ سمجھیں گے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی گزارش ہے جیسے میں نے کہا کہ فون، میں تو فون کی بات کررہی تھی، سر فنڈ کی تو میں نے بات نہیں کی۔ وہ تو آپ کی مہربانی ہے لیکن سر پلیز، پلیز سر، میری ریکویسٹ آپ سے یہ ہے کہ آپ ہمارے علاقے میں جاتے ہیں، اس فنڈ کا کیا فائدہ جس کو ہم لگائیں اور آپ دیکھ بھی نہ سکیں کہ ہم نے کہاں لگایا ہے؟ سر! آپ اگر جائیں تو ایک تو ہمیں اطلاع ہو اور دوسرا اگر ہم وی آئی پی نہیں تو کم از کم ہمیں شرفاء کی لسٹ میں ضرور رکھا جائے۔

محترمہ زبیدہ خاتون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: یہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>محترمہ زبیدہ خاتون</u>: کہنے دیجئے ہمیں سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے آپ کا؟

<u>محترمہ زبیدہ خاتون</u>: سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے میں جناب چیف منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں، ان کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ صوبائی حکومت کے فیصلے کے مطابق صوبہ سرحد میں تمام پرائیویٹ سکولوں کو پابند کیا جائے کہ موسم گرما کی تعطیلات جو یکم جون سے دینی چاہیئے تھیں وہ ابھی تک بچوں کو چھٹیاں نہیں مل رہیں اور آپ جانتے ہیں کہ گرمی کتنی شدید بڑھ چکی ہے۔ بچوں کے آنے جانے کا کتنا مسئلہ ہے جبکہ گورنمنٹ سکولوں میں یکم جون سے چھٹیاں شروع ہو چکی ہیں۔ تو کیا گورنمنٹ اور پرائیویٹ سکولوں کے مابین اس تضاد کو ختم نہیں کرنا چاہیئے؟

<u>Mr. Speaker</u>: Dr. Zakirullah Khan. MPA, to please move his Call Attention Notice No.353, in the House. Dr .Zakhirullah Khan, MPA please.

<u>سید مرید کاظم</u>: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Absent, it lapses.

سید مرید کاظم شاہ صاحب! کیا پوائنٹ آف آرڈ ہے؟

<u>سید مرید کاظم</u>: سر! میں معذرت کے ساتھ جناب، ہماری نسرین خٹک صاحبہ کو مولانا عصمت اللہ صاحب کے ریمارکس سے Shock پہنچا ہے چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ کب دیر گئی ہیں اور اس پراجیکٹ میں انہوں نے کام کیا ہے تو میں مولانا صاحب سے کہوں گا کہ مہربانی کر کے ان الفاظ کو واپس لیں۔ آپ نے ایسی بات کی ہے جس سے ان کی دل شکنی ہوئی ہے۔ یہ میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: مولانا عصمت اللہ صاحب، آپ، مولانا عصمت اللہ صاحب۔ قلندر خان لودھی صاحب! آپ تشریف رکھیئے۔

<u>مولانا محمد عصمت اللہ</u>: اگر میری کسی بات سے کسی معزز خاتون رکن اسمبلی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Next. Mrs. Farah Aqil Shah, MPA, to please (Interupption)

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر سر! میں مولانا صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں بڑائی اسی میں ہے کہ انسان اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور معافی مانگ لے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mrs. Farah Aqil Shah, MPA, to please move her Call Attention Notice No 359, in the House. Mrs. Farah Aqil Shah, MPA please.

محترمہ فرح عاقل شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم، فوری اور حساس نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس وقت سینکڑوں نابالغ بچے بے گناہ یا بہت ہی معمولی نوعیت کے کیسوں میں مختلف جیلوں میں بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ لہٰذا انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے اور اس سلسلے میں جناب والا لاء ڈیپارٹمنٹ نے گورنر صاحب کی منظوری سے ایڈوکیٹ جنرل۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ذرا زور سے تاکہ۔۔۔۔۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: ایڈوکیٹ جنرل اور تمام پبلک پراسیکیوٹرز صوبہ سرحد کو مورخہ 7-18 کو ایک Relief package for juvenile in Jails and withdrawal from prosecution. جاری کیا ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے،

(شور)

آپ خاموش ہوں گے تو سنیں گے۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔جی۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: ان بچوں کے خلاف جن کی عمریں اٹھارہ سال سے کم ہیں یا ان بچوں کے خلاف جنہیں جیل میں اٹھارہ ماہ سے زائد ہو چکے ہیں یا ان بچوں کے خلاف جن کی Court proceeding ابھی شروع نہیں ہوئی ہیں کے خلاف Prosecution withdraw کریں تاکہ ان کو ریلیف مل سکے۔ بشرطیکہ وہ کسی Serious offence جیسے دہشت گردی یا Anti-state activities میں ملوث نہ ہو، جناب عالی! یہ بچے ہماری قوم کا مستقبل ہیں اور ہمیں ان کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہم

سب جانتے ہیں کہ جیلوں میں ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ تعلیم تو ایک طرف، ان کی Basic جو ضروریات ہیں، وہ بھی پوری نہیں ہوتیں تو حکومت کو چاہیئے کہ ایسے بچوں کے لئے کوئی Borstal houses قائم کئے جائیں۔ لڑکوں کے لئے تو Borstal house ہے ایک ہری پور میں مگر لڑکیوں کے لئے ایسا کوئی بھی Institution نہیں ہے سر، اور ایسے Institution کو فوراً قائم کرنا چاہیئے تاکہ ان کی Rehabilitation ہو اور وہ اپنے آپ کو اس معاشرہ کا ایک کارآمد فرد بنا سکیں۔

Mr. Speaker: Minister concerned. Honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, Malik Zafar Azam Sahib.

وزیر قانون: جناب والا! معزز رکن اسمبلی نے جو بات اٹھائی ہے، بر مبنی حقیقت ہے جی۔ میں خود بھی ایک دو دفعہ جیل گیا ہوں اور وہاں Petty cases میں بہت سارے ایسے لوگ پھنسے ہوئے ہیں جو Under age بھی ہیں اور ان کے ساتھ جو جو Delay tactics استعمال ہو رہے ہیں، وہ بھی قابل غور ہیں۔ تو میں نے یہ بات چیف منسٹر چونکہ Concerned ہیں جیل خانہ جات کے ساتھ، ان کے نوٹس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر قانون: ہمدردی کی بناء پر ان کے نوٹس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا تاج الامین جبل، پلیز۔

وزیر قانون: المعروف جبل، المعروف جبل

جناب سپیکر: المعروف جبل۔

ایک آواز: تاج الامین۔

وزیر قانون: تو چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں دو تین دفعہ میں یہ بات لا چکا ہوں کہ جو بچے Under age ہیں اور وہ Petty cases میں Involve ہیں، کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے، دیکھنے میں آ چکا ہے کہ پولیس والے ان کو کسی نہ کسی طریقے سے جیل لے آئے ہیں اور Cases decide ہونے میں وہ Delay tactics استعمال کرتے ہیں۔ تو میں نے اپنی Suggestion اپنے چیف منسٹر کو دی تھی کہ بھائی ان کے لئے جیلوں میں Courts لگائے جائیں تاکہ جو Petty cases میں Involve ہیں، وہ رہا ہو جائیں۔ باقی رہی بات جو چھوٹے بچے ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں، ان کے لئے تو ہم پورا پورا Reforms

کر رہے ہیں۔ ان کے لئے کھیل کود کا بھی انتظام کر رہے ہیں اور سکول کے جانے کے لئے بھی بندوبست کیا جارہا ہے جس طرح اور جیلوں میں موجود ہے۔ میں تقریباً تقریباً اس طرح، چیف منسٹر بھی بڑی سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں ان شاءاللہ کچھ نہ کچھ حل ہو جائے گا۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: ہمارے منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں خود کہا تھا کہ وہ جیل کے دورے پر گئے اور انہوں نے دیکھا کہ چند بچے سپارے پڑھ رہے تھے۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ وہ اس پر کام کر رہے ہیں اور بہت جلد اس کے نتائج سامنے آئیں گے بقول منسٹر۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: نہیں سر۔ میری بات پلیز آپ Complete کرنے دیں۔ وہ یہ دیکھ کر بہت Impress ہوئے کہ وہاں پر بچے سپارے پڑھ رہے تھے۔ مگر قریب جانے پر ان کو پتہ چلا کہ تین چار بچوں نے سپارے الٹے پکڑے ہوئے تھے تو وہ صرف Eye wash دکھانے کے لئے کہ یہاں پر کتنا اچھا انتظام ہے-----

جناب سپیکر: ہاں اس کا آپ نوٹس لے لیں۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: تو ایسا میرے خیال میں کچھ بھی نہیں ہوگا۔

وزیر قانون: میں ان کے سکول میں گیا اور ان محترمہ کو میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ کچھ اس طرح کی وہ Develop ہو چکی ہے کہ جو لوگ دینی علوم حاصل کر لیں ان کو کچھ رعایت بھی دی جائے۔

جناب خلیل عباس خان: سر! یو منٹ خبرہ ئے اوکړہ جی۔ یو منٹ جی۔

Mr. Speaker: The Honourable Chief Minister , N.W.F.P to please lay on the table of the House the North West Frontier Province Amendment of certain Laws (Amendment) ordinance,2003. Honourable Chief Minister , N.W.F.P, please.

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو نہیں ہیں-----

Minister for Law: On behalf of -----
Voices: Lapse.
Mr. Speaker: Honorable Minister for Law and Parliamentary Affairs, Malik Zafar Azam Sahib, on behalf of the Chief Minister.

جناب پیر محمد خان: Withdrawn هغوي Withdrawn کړے دے۔ سپیکر صاحب! Withdraw کړے ئے دے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Next, Mr. Speaker, next.
Minister for Law: Thank you, Sir. Sir I beg to move that the section 2 for the word "Factory"……..

(Interruption)

Mr. Speaker: Please, it is not the relevant…..
Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I am on a point of order.

یہ کیا ہورہا ہے؟

ایک آواز: دا بیل دے او هغه بیل دے۔

Minister for Law: I beg to lay that in section 2 for the word "Factory"….

(Interruption)

Mr. Abdul Akbar Khan: I am on a point of order Sir.
Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 9.30 Am of tomorrow morning.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 04 جون 2003 صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)